محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلفہ

فیلسوف انگریزی ٹامس کارلائل

مترجمہ

مولانا عبید الرحمٰن عاقل رحمانی

پبلشرز

کتابستان۔ پوسٹ بکس نمبر ۳۱۶۴۔ بمبئی نمبر ۳

www.taemeernews.com

سلسلہ مطبوعات کتابستان نمبر۲

محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلفہ

فیلسوف انگریزی ٹامس کارلائل

جس میں مصنف نے رسول اللہ صلعم کی سیرت نہایت ہی عمدہ اور فلسفیانہ انداز میں تحریر کی ہے اور ان تمام شبہات کے بہترین اور مسکت جوابات دئے ہیں جو آنحضرت صلعم کی سیرت مبارک پر عیسائیوں کی طرف سے کئے جاتے تھے۔ اسکا مطالعہ ہر انگریزی داں کے لئے ضروری ہے۔

مترجمہ

مولانا عبید الرحمٰن عاقل رحمانی

مترجم تفسیر جواہر و مصنف شان خدا وغیرہ

پبلشرز:۔ کتابستان۔ پوسٹ بکس نمبر ۳۱۶۴ بمبئی نمبر۳

بار اول

قیمت آٹھ آنے (۸)

www.taemeernews.com

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون
۳	مقدمہ
۱۷	ایک پیرو رسول کی صورت میں
	محمد ــــ اسلام
۱۹	محمد صلعم کو جھوٹا کہنا بڑا جرم کی بات ہے
۲۱	ایک جھوٹا انسان تو اینٹ کا ایک مکان بھی تیار نہیں کرسکتا پھر وہ ایک دین اور مذہب کس طرح ایجاد کرسکتا ہے۔
	قوانین فطرت۔
۲۲	مرد کبیر
۲۳	مرد کبیر کا اخلاص
۲۵	مرد عظیم کے کمالات
۲۶	مرد کبیر کی غلطیاں
۲۹	عرب اور جزیرہ عرب کی صفت
۳۱	عرب میں تدین۔
۳۲	سفر ایوب کی تصنیف ملک عرب میں ہوئی۔
۳۴	حجر اسود اور کعبہ
	چاہ زمزم

صفحہ	مضمون
۳۵	کعبہ
۳۸	محمد صلعم کی ولادت اور تربیت۔
۳۹	شام کا سفر اور بحیرا راہب سے ملاقات
۴۰	محمد کی امیت
۴۱	بچپن کے زمانے سے محمد کی سچائی۔
۴۲	سچی اور جھوٹی مسکراہٹ
۴۳	آپ کی بہترین زندگی اور حضرت خدیجہ رض سے شادی
۴۵	محمد صلعم دنیوی حرص سے پاک تھے
	محمد صلعم مخلص اور صاحب بصیرت انسان تھے
	محمد جھوٹے اصطلاحات پر راضی نہیں ہوتے تھے
۴۷	مرد عظیم ظاہر و باطن کو دیکھ لیتا ہے اور عادات و تقلید سے مقید نہیں ہوتا۔
۴۹	محمد صلعم کی خلوت نشینی اور ماہ رمضان میں لوگوں سے علیحدگی۔
۵۰	بعثت کی ابتدار
	حقیقت اسلام
	اور اس کے متعلق گوئٹے کا خیال۔
۵۱	ہم سب مسلمان ہیں۔

www.taemeernews.com

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۳	وحی اور جبریل	۷۰	قرآن اور اس کا اعجاز
۵۴	محمد رسول اللہ کا معنی	۷۲	قرآن کے فضائل میں سے اخلاص بھی ہے
۵۵	حضرت خدیجہ حضرت علی اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم کی فضیلت	۷۴	اخلاص ہی منشاء فضیلت ہے۔
۵۶	دعوت اسلام	۷۵	قرآن ابتداء ہی سے کمال تک پہنچا ہوا ہے۔ اسلام کی نظر میں معجزے۔
〃	اور جو کچھ محمد صلعم نے اسکے متعلق کہا۔	۷۸	ان لوگوں کی تردید جو اسلام پر شہوانیت کا الزام لگاتے ہیں۔
۵۷	حضرت علی کی مروت اور بہادری	۸۰	شہوتوں سے آنحضرت صلعم کی برات اور آپ کا تقشف اور تواضع
۵۸	رسول اللہ صلعم کے کام سے قریش کا رنجیدہ ہونا	۸۲	محمد صلعم کے اخلاق حسنہ
۵۹	ابوطالب کی نصیحت اور محمد صلعم کی عزیمت	۸۳	ریاکاری اور تصنع سے آنحضرت صلعم کی برات
۶۰	تبلیغی دعوت اور مصائب	۸۴	آنحضرت صلعم لغو اور بیکار کام کرنیوالے نہیں تھے
۶۱	محمد صلعم کو قتل کرنیکے لئے قریش کا حملہ	۸۵	حقیقت کے ساتھ کھیلنا خطرناک جرم ہے
〃	اور مدینہ کی طرف ہجرت۔	۸۶	اسلام میں مساوات۔
۶۲	ان لوگوں کی تردید جو کہتے ہیں کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا	〃	اسلام میں زکوٰۃ
۶۴	ایک صحیح ہی صحیح ہو سکتا ہے۔	۸۷	قرآن کی نظر میں جنت و جہنم
۶۵	طبیعت کا انصاف	۸۸	اسلام میں روزہ
۶۷	گذشتہ دور میں اسلام اور نصرانیت	۸۹	جنت و نار حقیقت ابدیہ کے رمز میں
۶۸	عربوں کی بت پرستی اور انکے لغو عقائد کا خاتمہ	۹۰	مسلمانوں کے قلوب میں اسلام کا درجہ
		۹۱	عربوں پر اسلام کا اثر اور اسکی حقیقت۔

www.taemeernews.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

زندگی دراصل ایک جہاد ہے، جس کے وسیع میدان میں تمام مخلوقات باہم ٹکراتی اور ایک دوسرے پر سبقت لیجانے کی کوشش کرتی ہیں، جیسے ریس یعنی گھوڑ دوڑ کا پچھلا گھوڑا کہ وہ گول تک پہنچنے کے لئے تمام اگلے گھوڑوں سے بھی آگے بڑھ جانے کی جان توڑ کوشش کرتا ہے، حالانکہ اسکا سوار اپنی آنکھوں سے دیکھ اور دل سے سمجھ رہا ہے کہ میں بہت ہی پیچھے اور مسبوق ہوں، لیکن نفوس کی لالچ اور خواہشات کی حرص اس سوار کو ایک ایسی چیز کے حاصل کرنے کے لئے مجبور کرتی ہے جس کو پانے کی قطعاً کوئی اُمید نہیں ہوتی، یہ سُست رفتار گھوڑے کا سوار ان تمام باتوں کو جانتے ہوئے بھی میدان مقابلہ میں نازل ہونے اور دوسرے سواروں سے ٹکرانے میں کوئی سستی محسوس نہیں کرتا، آخر اس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ سبقت کرنے والے اور تمام حاضرین وتماشبین اس پر ہنستے اور تمسخر کرتے ہیں۔

www.taemeernews.com

بعینہٖ یہی مثال اس شخص کی ہے جو رسالت محمدیہ کی قیمت اور اس کے اس بلیغ اثر کو کم کرنا چاہتا ہے جس نے اُمت مسلمہ کو ترقی کے اعلیٰ درجہ تک پہنچایا، انسانی مخلوق کے درجہ کو بلند کیا، تمام عالم کو متمدن کیا، قلب عالم تک پہنچنے کے لئے نور کا راستہ کھول دیا اور عالم کی آنکھوں سے تمام پردے دور کردئے، پھر انسان نے اپنی عقلوں اور اپنی نظروں سے وہ چیزیں دیکھ لیں جو اس کو غایت عمرانی تک پہنچا سکتی تھیں اور جن کے ذریعے وہ مادی وادبی اور جسمانی وروحانی قوت وترقی کو طلب کرسکتا تھا اگرچہ ان دونوں کے حصول میں نظریں اور قوت کی حدبندیاں مختلف ہوتی ہیں پھر ان دونوں میں سے بعض چیزوں کو اختیار کرنے اور بعض چیزوں کو ترک کرنے میں بھی اختلاف نظر پایا جاتا ہے۔

نبی کریم محمد بن عبداللہ العربی القرشی الہاشمی کی یہی رسالت تھی جو بتوں کو توڑنے والے، سلامتی کو عزت دینے والے اور سخاوت کی جگہ پر سخاوت اور تلوار کی جگہ پر تلوار رکھنے والے تھے، اللہ واحد کی عبادت پر رکن توحید کی بنیاد رکھی، اس طرح پر آپ نے انسانی عبادت کو قطعاً روک دیا، اقویاء، اغنیاء، اور امراء کی قوت کو بالکل باطل کردیا، اور ان تمام ذلتوں کو قطعاً دفع کردیا جو امراء ضعیفوں، فقیروں اور مفلسوں کے ساتھ روا رکھتے تھے، تمام انسانوں کے حقوق، شریعت کے نزدیک

www.taemeernews.com

مساوی قرار پائے، اب اگر کوئی اپنے حقوق کی نگہداشت نہ کرے بلکہ اپنے حقوق ظالموں، ذلیل کرنے والوں اور غلام بنانے والوں کے حق میں چھوڑ دے تو اس کا وبال خود اسی پر عائد ہوگا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ۔	اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔

آج اگر انسان ذلت کی وجہ سے سخت تکلیف اٹھا رہے ہیں اور مصیبتوں پر زور زور سے چیخ رہے ہیں، تو یہ نتیجہ ہے صرف ان کے اس گناہ کا کہ انہوں نے غیروں کے سامنے اپنے سر جھکا دئے اور اللہ کے اس اہم اور عظیم الشان حکم کو مہمل قرار دیا جو اس نے حکم دیا تھا کہ خدا کے سوا کسی کے سامنے بھی اپنا سر خم نہ کرو اور کسی کے سامنے بھی ذلت اختیار نہ کرو کیونکہ تمام انسان مساوی ہیں یا خدا کے سوا کسی حاکم کی حکومت کو اپنے اوپر تسلیم نہ کرو۔

وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ۔	تیرا خدا اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

رسول خدا محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی شریعت ہے جس کی روشنی مکہ سے بلند ہوئی اور ساری دنیا کو اقصائے ارض تک منور کر دیا، اب اس تیز روشنی کو نہ تو کسی غالب کا غضب، نہ کسی قوی کی قوت، نہ کسی جاہل کی جہالت، اور نہ کسی حاسد کے حسد کی پھونک بجھا سکتی ہے ؎

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

www.taemeernews.com

یہ شریعت زمانہ میں ثابت اور مستحکم ہو چکی، انشاء اللہ مستقبل میں اس کے اندر مسلمانوں کے ضعف و افتراق اور تنزل کے باوجود اور بھی زیادہ ثبوت اور رسوخ پیدا ہوگا، گو اس وقت مسلمانوں میں ضعف طاری ہو چکا ہے لیکن واضح رہے کہ جسم تو بلاشبہ ضعیف اور بوڑھا ہوتا، فنا اور زوال پذیر ہوتا ہے لیکن روح تو وہ ایک زندہ اور ابد تک باقی رہنے والی چیز ہے۔

بڑے بڑے مشہور ملحدوں نے اس شریعت سے جنگ کیا اور صاحب مذاہب نے بہت کچھ مجادلے اور مباحثے کئے، لیکن ان لوگوں کو قطعاً کوئی کامیابی نہیں ہوئی کیونکہ اس قسم کے لوگ کند ہتھیاروں اور شکستہ عزم و ارادوں سے اس کا مقابلہ کرتے ہیں، اور یہ مقابلہ بھی کسی شخصی عنایت یا ملکی میلان یا قومی مفاد یا منصب و جاہ کے خوف پر مبنی ہوتا ہے کیونکہ اسلام کے غلبہ کی صورت میں یہ تمام چیزیں ان کے ہاتھ سے رخصت ہو جائیں گی، اور جن نعمتوں میں ان کی زندگی بسر ہو رہی ہے ان سے قطعاً محروم ہو جائیں گے۔

یہ تمام باتیں شریعت محمدیہ کو صرف ایک مدت تک ہی ضرر پہنچا سکتی ہیں پھر اس مدت کے گذرتے ہی فکریں اور عقلیں ہوشیار ہو جاتی ہیں، یہاں تک کہ اب وہی عقلیں اس شریعت محمدیہ کے تمام امور میں بحث کرنے لگتی ہیں جو اپنے محاسن و جمال اور نفوس و عقول پر انتہائی موثر ہونے کی وجہ سے

www.taemeernews.com

لوگوں کے دلوں کو بہت جلد اپنی طرف جذب کر لیتی ہے۔

جو بات حق ہوتی ہے وہ ہر زمانہ اور ہر مکان میں اپنے لئے مددگار حاصل کر لیتی ہے، مخلوقات عالم میں خداوند عالم کی سنت یونہی جاری ہے، وہ طعن و تشنیع جن کو جہلا اور احمق، رسول اللہ صلعم کی شان میں استعمال کرتے تھے فی الواقع وہی اصل سبب تھے جنھوں نے اکثر یورپین لوگوں کو خواہ وہ دیندار ہوں یا بے دین شریعت اسلامیہ کی تحقیق و تفتیش کے لئے برانگیختہ اور اسلامی تاریخ کیطرف متوجہ کیا، جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ یورپ کے شریف لوگوں کی ایک بڑی جماعت اسلام میں داخل ہو گئی، اور پھر یہی لوگ اسلامی ہدایت کو اپنے پڑوسیوں اور اپنی قوموں کے درمیان پھیلانے لگے، کتابیں تالیف کیں، اور ان کو تمام یورپ میں شائع کیا، یہ لوگ فی الواقع اسلام کے ایک جیش عظیم ہیں جو تمام یورپ، امریکہ، افریقہ اور مشرق اقصیٰ میں پھیلے ہوئے ہیں، ہم مسلمانوں کے لئے یہ چیز خصوصاً اور ابنائے انسانیت کے لئے عموماً حد درجہ مسرت انگیز اور طمانیت بخش ہے، اس لئے کہ ہمارے اور ان کے درمیان فکروں اور عقلوں کا تقارب ہم لوگوں میں باہمی محبت اور رشک وسعادت پیدا کرے گی، اور پھر بہت کچھ ان خرابیوں اور برائیوں کی تخفیف ہو سکتی ہے جو غلط فہمی اور فاسد عقیدوں کی وجہ سے زمانۂ ماضی میں پیدا ہوئی تھیں، جن کو وہ ہمارے خلاف تسلیم کر کے بے حد مسرور ہوا

www.taemeernews.com

کرتے تھے، اور اسلام کی ہیبت اور ترقی کے خوف سے ہمارے ہر اقدام پر ہم سے لڑنے کے لئے تیار ہوتے تھے، کیونکہ ان کو یقین تھا کہ اگر اسلام پھیل گیا تو پھر ہماری تہذیب و تمدن اور عمران کا خاتمہ ضروری ہے۔

اب حقیقت صاف اور واضح ہو چکی اور سچی قوموں نے جان لیا کہ اسلام اور شریعت محمدیہ دونوں کی روح دراصل مدنیت، عمران، اور علم و عرفان کے ذریعہ ترقی نفس و اخلاق ہیں۔

لیکن یہ تمام ترقیاں اسی وقت ہو سکتی ہیں جبکہ مسلمان نبوت عربیہ کے قدم بہ قدم چلیں، اور کسی غریب خواہشات یا کسی قوی و غالب کی لالچ اور حرص کو اس میں مداخلت کا موقعہ نہ ملے۔

اس حقیقت کو یورپ کی بعض قوموں نے تو سمجھ لیا اور بعض باقی رہ گئی ہیں جو ایک روز ضرور سمجھیں گی، پھر اس وقت ہم کو یہ کہنے کا حق ہوگا کہ یہی ہے "یوم منتظر" اور یہی ہے انسانیت کبریٰ کی عید جس میں تمام انسان پہلو بہ پہلو متفقہ رایوں اور متفقہ عواطف کے ساتھ ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں گے۔

بس اسلام ہی وہ دین حق ہے جس کی اتباع کا اللہ نے ہم کو حکم دیا ہے، ہم مسلمان صرف اسی کی عبادت اور بزرگی بیان کرتے ہیں اور دنیا کے تمام انسانوں کی طرف اس برادرانہ نظر سے دیکھتے ہیں جس میں عدل،

www.taemeernews.com

حق، محبت اور عواطف کی چمک ہوتی ہے۔

اس وقت میرے سامنے فیلسوف انگریزی ٹامس کارلائل کی قابلقدر تصنیف ہیرو اینڈ ہیرو ورشپ کا ایک باب ہے جس کا ترجمہ اُردو زبان میں مولانا عبیدالرحمٰن صاحب نے کیا ہے۔

مصنف کتاب کارلائل کے متعلق کچھ لکھنا تحصیل حاصل ہے آپ ان کی کتاب کے مطالعہ ہی سے سمجھ جائیں گے کہ ان کی روح ایک مذہبی روح تھی، یعنی وہ ایک عام مومن انسان تھے، ہر اس شخص کی تائید کرتے تھے جو ایمان باللہ اور عمل صالح کی طرف بلائے، اور اقوام عالم کی عقلی و عمرانی ترقی کی طرف رہنمائی کرے، یہ خصوصیت ان لوگوں میں بہت کم پائی جاتی ہے جو کسی خاص مذہب کے تابع ہوتے اور اپنے دین کے مخالف دین والوں سے مجادلے اور مباحثے کرتے ہیں اگرچہ وہ مخالف دین حق اور فضیلت پر ہی کیوں نہ ہو۔

اس بنا پر کارلائل ان افراد نوع انسانی میں داخل ہیں جو انسان کے لئے صرف بھلائی اور انسانیت کی محبت کے خیال سے بھلائی کی محبت رکھتے ہیں، کسی خاص مذہب اور کسی خاص نفع کی محبت کی وجہ سے نہیں غرضکہ کارلائل انسانی عام تھے اور قومی خاص سے ان کو کوئی تعلق نہیں تھا۔

ان کی اس پوری کتاب میں یہی روح جلوہ گر ہے، جس میں انھوں نے

www.taemeernews.com

بہادروں کی شخصیتوں سے بحث کی ہے، مثلاً نبی، شاعر اور مقدس ہستی وغیرہ، کارلائل ان لوگوں سے نمونے اخذ کرتے اور ان پر یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ یہ نمونے ان تمام چیزوں سے بہتر ہیں جن کو عالم میں آج تک انسان نے پہچانا ہے، پھر ان نمونوں کو انسانیت کی طرف فضیلت و کمال کی بلند شکل و صورت میں پیش کرتے ہیں۔

ہمارے لئے اس جگہ قابل توجہ وہ مباحث ہیں جن کو انھوں نے رسول اللہ صلعم کی شخصیت پر لکھا ہے، وہ رسول اللہ کی تقدیس اور پاکی بیان کرنے میں اس قدر عجیب و غریب رنگ اختیار کرتے ہیں جو بظاہر قریب قریب اسلامی رنگ کے ہوگیا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا کوئی مسلمان مصنف یہ سیرت لکھ رہا ہے، وہ اسلام اور شریعت کی تائید اس کے رسول محمد بن عبداللہ صلعم کی شخصیت کی وجہ سے کہتے ہیں اور آپ کو دعوائے نبوت میں ہر قسم کی تہمتوں اور جھوٹی باتوں سے پاک و صاف اور بالکل صادق سمجھتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ محمد رسول امین صادق ہیں، جنھوں نے انسانیت کو خیر عظیم عنایت فرمائی۔

یہ انگریزی فیلسوف یہ تمام باتیں کہتا ہے اور ساتھ ہی ان پر کامل یقین بھی رکھتا ہے، کیونکہ وہ رسول اللہ صلعم کے ان مخالفین اور دشمنوں کے اقوال کی سختی کے ساتھ تردید کرتا ہے جو راہ حق سے بھٹکے ہوئے اور صواب

سے منحرف ہیں اور رسول اللہ کے ساتھ دشمنی محض اپنی جہالت، عناد اور زبردستی کی وجہ سے کرتے ہیں، وہ ان مخالفین پر نہایت سختی کے ساتھ رجح وہ طعنے کرتا اور ان کے جھوٹ و افترا کا تار پود بکھیرتے ہوئے ان کو اوج سے حضیض کی طرف پھینک دیتا ہے۔

چنانچہ وہ بالکل صاف آواز میں علی الاعلان کہتا ہے:

ایک مہذب و متمدن فرد کے لئے بڑے شرم کی بات ہے کہ وہ اپنے کان کو اس لغو کلام کی طرف متوجہ کرے کہ "دین اسلام جھوٹ اور (نعوذ باللہ) محمد جھوٹا ہے"۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہم اس [illegible] کہ سخیف اور لغو و باطل کلاموں کی اشاعت سے جنگ کریں [illegible] نہیں دیکھا ہے کہ ایک جھوٹا شخص کسی دین کو ایجاد کرسکے؟ قسم خدا کی ایک جھوٹا انسان تو اینٹوں سے ایک مکان بھی نہیں بنا سکتا، واللہ یہ کافر لوگ جو باتیں مشہور کرتے ہیں سب بالکل جھوٹ ہیں، ان لوگوں نے ایک ملمع کی ہوئی بات کو حق سمجھ لیا ہے اور ایک فرضی و وہمی بات کو مزین کرکے اسکو سچا تسلیم کرچکے ہیں حالانکہ وہ تمام باتیں بالکل زور اور قطعی جھوٹ ہیں۔"

"ہم محمد کو کسی حال میں بھی ایک جھوٹا انسان نہیں سمجھ سکتے جو اپنے کسی مقصود کو حاصل کرنے کے لئے مکر و فریب اور حیلوں کے ذرائع استعمال کرتا ہو، یا اپنے حیلوں سے کسی سلطنت کو حاصل کرنا چاہتا ہو، یا اس کے

www.taemeernews.com

علاوہ ان کا ادبی کوئی حقیر وصغیر مقصود ہو جو کچھ رسالت انھوں نے پہنچائی ہے وہ تو بالکل خالص حق ہے ان کی آواز ایک سچی آواز ہے جو عالم مجہول سے صادر ہوئی ہے، محمد تو زندگی کا ایک ایسا ٹکڑا ہیں جن سے قلب طبیعت پھٹ جاتا ہے وہ ایک منور شہاب ہیں جس نے تمام عالم کو منور کر دیا، یہ اللہ کا فیصلہ اور اللہ کا فضل ہے وہ اپنا فضل جسے چاہتا عطا کرتا ہے، مذکورہ بالا ایک ایسی حقیقت ہے جو ہر باطل کو فنا کر دیتی اور کافروں کی تمام حجتوں کو پاش پاش کر دیتی ہے۔

پھر اس کے بعد کارلائل عرب اور ان کے اخلاق کا ذکر کرتے ہیں، اور ان کی بہترین صفتیں بیان کرتے ہیں، عربوں کی طبیعت کو ایک ایسی چیز سے تشبیہ دیتے ہیں جس میں رقت وصلابت، اور لطف وسختی دونوں ہوں ان کی رقت طبع اور پاکیزگی فطرت پر ان کے ذوق شعری اور اشعار کے گانے اور سننے سے استشہاد کرتے ہیں۔

پھر ان اندھے تعصب والوں اور جھوٹے لوگوں کی نہایت سختی کے ساتھ تردید کرتے ہیں جن کا خیال تھا کہ رسول اللہ صلعم اپنی بچپنی کے زمانہ میں بحیرا راہب کے ساتھ بہت دنوں تک زندگی بسر کر چکے تھے، حالانکہ رسول اللہ صلعم نے اس کو صرف ایک ہی مرتبہ اپنے اس سفر میں دیکھا تھا جو آپ نے اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ کیا تھا اور اس کے

www.taemeernews.com

مکان پر صرف تھوڑی ہی دیر تک ٹھہرے، جتنی دیر تک کہ ایک مسافر شخص استراحت کرتا ہے' اس واقعہ کی تاریخی اصلیت بالکل ہی بسیط ہے' لیکن چھوٹے لوگوں نے اس واقعہ سے بعض ایسی باتیں مستنبط کرنی چاہیں جو لوگوں میں شک وشبہ پیدا کرے' لیکن یہ تمام باتیں فی نفسہ بالکل باطل ہیں' ان کے کثیر و قلیل پر کوئی بھی اعتبار نہیں کرتا' پھر اس کے بعد فیلسوف کارلائل اس قسم کے تمام حادثوں کو بیان کرکے دشمنوں کی تمام گمراہیوں کو دفع کرتا ہے' چنانچہ کہتا ہے۔

اس وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۱۴ سال سے زائد نہ تھی اور وہ عربی زبان کے سوا کوئی دوسری زبان بھی نہیں جانتے تھے' ظاہر بات ہے کہ اس عمر کا ایک لڑکا کیا حاصل کرسکتا ہے؟؟ متعصبین اور ملحدین کہتے ہیں کہ دعوائے نبوت سے محمد کا مقصود صرف شہرت مفاخرات اور عزوجاہ تھا واللہ یہ قطعاً جھوٹ اور بالکل غلط ہے' اس بڑے انسان کے دل میں جو ایک صحرا کا پرورش یافتہ اور عظیم النفس تھا اور جس کا دل رحمت' بھلائی' شفقت' نیکی' احسان اور حکمت وغیرہ سے بھرا ہوا تھا' یقیناً دنیوی طمع کے علاوہ کوئی دوسری فکریں تھیں اور عزوجاہ کی طلب کے سوا ضرور کوئی دوسرا مقصود تھا' ان لوگوں کا دعویٰ تو اسی سے باطل ہوجاتا ہے کہ محمد صلعم نے اپنی بچپنی اور جوانی کا زمانہ

www.taemeernews.com

نہایت ہی عیش و آرام میں بسر کیا لیکن اس درمیان میں ان سے کبھی کوئی ایسی بات نہیں سنی گئی جس سے شہرت طلبی اور عز و جاہ کا حصول ثابت ہوتا ہو، دفعتاً چالیس سال کی عمر کے بعد ان کو آسمانی پیغام ملا۔ اور یہ وہ وقت تھا جبکہ جوانی رخصت اور بڑھاپا آچکا تھا تب آپ کے دل میں وہ آتش فشاں جوش مارنے لگا جس کا مقصود ایک امر جلیل اور شان عظیم تھا، ایسی حالت میں کوئی شخص کیا شہرت طلب کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

پس معلوم ہوا کہ ہم کو ان بیہودہ لوگوں سے علیحدہ ہوجانا چاہیے جو کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جھوٹے انسان تھے، ان لوگوں کی موافقت کرنی باعث شرم، ذلت، سخافت اور حماقت ہے، ان لوگوں کی باتوں سے ہم اپنے نفوس بالکل علیحدہ اور بلند رکھیں، یہ لوگ کہتے ہیں کہ دین اسلام تلوار کے زور سے پھیلا، لیکن سوال یہ ہے کہ اس تلوار کو کس چیز نے ایجاد کیا؟ یقیناً وہ دین اسلام کی قوت اور اس کی حقانیت ہے۔"

بطور نمونہ میں نے چند باتیں نقل کر دی ہیں جن کو یہ انگریزی فیلسوف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت سے متعلق کہتا ہے، اگر میں وہ تمام باتیں مفصل نقل کروں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس جگہ پوری کتاب ہی نقل کر دوں اور یہ میرا مقصود نہیں، بلکہ میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ لوگو

www.taemeernews.com

کی نظریں اس عدل و انصاف کی طرف متوجہ کر دوں جو کارلائل کے کلام میں موجود ہے باقی اصل کتاب تو وہ اس کے بعد آپ خود ہی پڑھ لیں گے ناظرین کو چاہیئے کہ اس کی اس کتاب کو امعان نظر اور دقت فہم کے ساتھ مطالعہ کریں عجیب و غریب باتیں نظر آئیں گی۔

اس میں شک نہیں کہ اس کی بعض باتیں اسلامی اعتقادات کی حیثیت سے بالکل غلط ہیں، لیکن وہ اس میں ایک حد تک معذور بھی ہے، وہ تو وہی بات کہتا ہے جس پر اسے اعتقاد ہے، ہم لوگوں کو یہ حق نہیں کہ ہم اسکو اپنے عقیدہ پر آنے کے لئے مجبور کر سکیں، علاوہ ازیں اس قسم کی مخالف باتیں بہت ہی تھوڑی ہیں جن کے لئے اس کا وہ حسن نیت اور اخلاص زبردست سفارش کرنے والا ہے جو اس کے قول و اعتقاد میں پائے جاتے ہیں، بالخصوص اس کی وہ سخت مدافعت جو اس نے رسول اللہ صلعم کی طرف سے کی ہے اور اس کا آپ کو ان تمام لغو اور بیکار باتوں سے بری کرنا جن کو مغربی لوگ آپ کی شان میں کہا کرتے تھے جیسا کہ عنقریب ناظرین کو معلوم ہوگا، خلاصہ یہ ہے کہ فیلسوف کارلائل نے اپنے اس مقالہ سے اسلام، حقیقت اور انسانیت کو بہت ہی بڑا فائدہ پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ انسانوں میں اس قسم کے لوگوں کی تعداد زیادہ کرے (آمین)

میں اپنے مکرم دوست مولانا عبیدالرحمن صاحب رحمانی کا تہ دل سے

www.taemeernews.com

شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے اس کتاب کے ترجمہ کی طرف توجہ فرمائی، اور مجھے اُمید ہے کہ یہ کتاب تمام مسلمانوں میں عموماً اور ہندوستانی مسلمانوں میں خصوصاً زیادہ شائع اور مقبول ہوگی تاکہ یہ لوگ وہ باتیں معلوم کرسکیں۔ جن کو ایک اجنبی شخص ہمارے مذہب اور ہمارے رسول کے متعلق کہتا ہے۔ واللہ الموفق۔

محمد عبدالعزیز

www.taemeernews.com

ایک ہیرو رسولؐ کی صورت میں

محمد ——— اسلام

اب ہم شمالی وثنیت کے سخت اور وحشی زمانہ سے منتقل ہو کر ایک دوسری قوم کے دوسرے دین کی طرف متوجہ ہوتے ہیں' اس سے ہماری مراد عربی قوم کا دین اسلام ہے' ہمارا یہ انتقال بہت ہی بعید اور ان دونوں دور میں بے انتہا فاصلہ ہے' بلکہ یہ تو عجیب و غریب رفعت اور عجیب و غریب ارتقا ہے' جس کو ہم اس وقت دنیا کے عام حالات اور فکروں میں جاری و ساری دیکھ رہے ہیں۔

اس دور جدید میں لوگوں نے اپنے ہیرو اور رہنماؤں میں خدا کو نہیں دیکھا' بلکہ اس رہنما کو ایک رسول سمجھا جس کے پاس خدا کی طرف سے وحی آتی تھی' اس ہیرو یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں یہی دوسری شکل پائی جاتی ہے' اور پہلی شکل جو بہت ہی قدیم ہے وہ تو اب ایسی جگہ پہنچ گئی ہے۔ جہاں سے پھر دوبارہ واپس نہیں آسکتی اب لوگ دنیا میں کسی حال میں

www.taemeernews.com

بھی اپنے ہیرو کو خدا نہیں سمجھتے، گو وہ ہیرو یا رہنما اپنی عظمت میں کیسا ہی درجہ کیوں نہ رکھتا ہو، بلکہ اب تو ہم یہ سوال کرتے ہیں کہ عہد قدیم کے ہیرو کوئی انسان بھی تھے یا نہیں، وہ لوگ ایک شخص کی طرف متوجہ ہوئے جس کو وہ دیکھتے اور چھوتے تھے پھر کہنے لگے یہی تمام کون کا خدا ہے، میں تو ایسا نہیں سمجھتا تھا، بلکہ یہ قول کسی ایسے شخص کے متعلق کہتے تھے جس کی یاد ان میں باقی تھی یا اس کو دیکھ چکے تھے، بہرحال اب ایسا نہیں ہو سکتا، آیندہ کوئی ہیرو اس دنیا میں خدا نہیں بن سکتا اگرچہ وہ ہیرو عظمت کی انتہا تک کیوں نہ پہونچ گیا ہو۔

اگرچہ گذشتہ دور میں کسی بڑے انسان کو خدا تسلیم کرنا بڑی زبردست غلطی اور فاش وحشت تھی، تاہم اس قدر میں ضرور کہوں گا کہ ایک بڑا انسان دنیا کے ہر دور میں ایک معمہ اور چیستاں رہا ہے، میں نہیں سمجھتا کہ بڑے انسان یا ہیرو کی تعبیر کس طرح کروں اور کس طرح اس کا استقبال کروں اور اس کے ساتھ کیسا معاملہ ہونا چاہیئے؟ غالباً ہر دور میں سب سے مشکل چیز یہی کسی بڑے انسان کا استقبال رہا ہے، خواہ لوگوں نے اسکا استقبال خدا کی طرح کیا ہو یا نبی کی طرح یا جس طرح بھی ہو، بس سب سے بڑا سوال یہی ہے ان کے اس سوال کے طریقہ جواب اور اس کے متعلق مذہب کی کیفیت سے ان کی صمیم روحانی حالت کا دیکھ لینا ہمارے لئے ممکن ہے،

www.taemeernews.com

اگرچہ یہ دیکھنا ویسا ہی ہو جیسا کہ کسی بند دریچہ کے سوراخ سے کسی چیز کو دیکھ لیتے ہیں۔

کیونکہ جب انسان کبیر کا مصدر صرف ایک ہی ہے یعنی اللہ کی ذات تو وہ سب یقیناً ایک ہی جنس اور ایک ہی قسم کے ہوں گے خواہ وہ انسان کبیر "اودین" ہو یا "لوتھر" یا جانسن" یا "بارنز" اور میں تو سمجھتا ہوں کہ ان تمام کی طینت اور فطرت بھی ایک ہی ہوگی، ان کے درمیان کوئی بڑا اختلاف نہ ہوگا، ہاں اگر کچھ اختلاف ہوگا بھی تو وہ صرف اس شکل و صورت میں ہوگا جو قدرت کی جانب سے انھیں عنایت کی گئی ہے یا اس طریقہ میں ہوگا جس کے ذریعہ زمانہ والوں نے ان کا استقبال کیا۔

محمد صلعم کو جھوٹا کہنا بڑے شرم کی بات ہے

موجودہ دور کے مہذب و متمدن فرد کے لئے بڑے شرم کی بات ہے کہ وہ اپنے کان کو اس کلام کی طرف متوجہ کرے کہ "دین اسلام جھوٹ ہے اور محمد مکار اور جھوٹا ہے" اب وقت آگیا ہے کہ ہم اس قسم کے سخیف اور لغو و باطل کلاموں کی اشاعت سے جنگ کریں، کیونکہ وہ رسالت جس کو اس رسول نے ادا کیا آج بارہ صدی سے ہمارے جیسے دو سو ملیں (بلکہ چار سو ملیں یعنی چالیس کروڑ) انسانوں کے درمیان روشن چراغ کی طرح منور ہے، ان لوگوں کو بھی اسی اللہ نے پیدا کیا ہے جس نے ہم کو پیدا کیا، ایسی حالت

www.taemeernews.com

ہیں کیا کوئی شخص یہ گمان کرسکتا ہے کہ رسالت جس پر کروڑوں ان گنت انسان پیدا ہوئے اور مرے محض جھوٹ اور فریب ہے؟ میں تو قطعاً ایسا گمان نہیں کرسکتا، اگر مکر و فریب اور جھوٹ اللہ کی مخلوق میں اس طرح رواج پا جائے اور بے شمار انسانوں سے اس طرح تصدیق و قبول حاصل کرلے تو پھر میں تو یہ کہوں گا کہ دنیا کے تمام انسان بے وقوف اور پاگل ہیں، اور یہ زندگی محض بیکار اور گمراہی ہے، اس سے بہتر تو یہ ہوتا کہ یہ انسانی زندگی پیدا ہی نہ کی جاتی۔

ان لوگوں کی عقلوں پر ماتم کرو جن کا ایسا خیال ہے، اور فی الواقع کس قدر برا خیال ہے، درحقیقت ایسا خیال رکھنے والے صد درجہ ضعیف اور مرثیہ پڑھے جانے کے مستحق ہیں۔

اس قسم کے اقوال کفر اور خبث قلوب کا نتیجہ ہیں

اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص علوم کائنات میں کمال حاصل کرنا چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان بیوقوفوں کے اقوال کی قطعاً تصدیق نہ کرے کیونکہ وہ پشتہا پشت کے کفر اور زمانوں کے انکار و الحاد کا نتیجہ ہیں، یہی اقوال ان کے خبث قلوب، فساد ضمائر، اور ان کے زندہ بدنوں میں مردہ ارواح کی موجودگی پر دلالت کرتے ہیں، غالباً دنیا نے ان سے زیادہ کفر اور ان سے زیادہ رنج دہ اقوال نہ دیکھے اور نہ سنے ہوں گے۔

www.taemeernews.com

ایک جھوٹا انسان تو اینٹ سے ایک مکان بھی تیار نہیں کرسکتا پھر وہ ایک دین اور مذہب کس طرح ایجاد کرسکتا ہے

دوستو! کیا تم نے کبھی ایسے جھوٹے انسان کو دیکھا ہے جس نے اس دنیا میں ایک عجیب دین پھیلایا اور ایجاد کیا ہو، قسم خدا کی ایک جھوٹا انسان تو اینٹ سے ایک مکان بھی نہیں بنا سکتا اگر وہ شخص چونے، گچ اور مٹی وغیرہ کی خاصیت سے جاہل ہے تو پھر کس طرح وہ ایک مکان بنا سکتا ہے، اگر اس نے کوئی مکان بنا بھی لیا تو وہ مکان کاہے کو ہوگا بلکہ نقائص کا ایک ٹیلہ، اور اخلاط مواد کا ایک انبار ہوگا، اور ایسا مکان یقیناً اپنی بنیاد دوں پر بارہ صدی تک قائم نہیں رہ سکتا جس میں دو سو ملین نفوس بھی زندگی بسر کریں، بلکہ تھوڑے ہی دنوں کے بعد اس مکان کی بنیادیں منہدم ہو جائیں گی اور سارا مکان اس طرح فنا ہو جائیگا کہ گویا کبھی وجود ہی میں نہیں آیا تھا۔

قوانین فطرت

مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ انسان کے لئے تمام امور میں قوانین فطرت کے مطابق چلنا ضروری امر ہے ورنہ وہ اپنے مقصود، اور مطلوب میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا، واللہ جو باتیں یہ کافر لوگ مشہور کر رہے ہیں۔

www.taemeernews.com

وہ قطعاً جھوٹی اور مزخرف ہیں جن کو انھوں نے حق سمجھ لیا ہے اور بالکل باطل اور وہمی ہیں جن کو مزین کرکے انھوں نے سچ سمجھ لیا ہے، یہ تو ایک بڑی مصیبت ہے کہ اس قدر لوگ اتنے زمانہ تک اس قسم کی گمراہیوں میں مبتلا رہیں، اور اس قدر طویل زمانہ تک یہ جھوٹی باتیں ان کی سیادت کریں اور ان کی قائد بنی رہیں، بلکہ یہ باتیں جیسا کہ میں نے پہلے بھی ذکر کیا ان اوراق مالی میں داخل ہیں جو جھوٹ اور مکرو فریب کے ہوتے ہیں، اور جنکو جھوٹے لوگ اپنے گنہگار ہاتھ سے بطور حیلہ نکال کر دوسروں کو مصیبت میں ڈال دیتے ہیں اور خود ان کو کوئی نقصان نہیں پہونچتا، واللہ فرانسیسی بغاوت اور اس جیسے فتنہ وفساد سے بڑھ کر انسان کے لئے اور کون سی مصیبت ہوسکتی ہے، یہ تمام بغاوتیں زور زور سے چیخ رہی ہیں کہ "یہ تمام جھوٹے اوراق ہیں"۔

مرد کبیر

میں یقینی طور پر کہتا ہوں کہ کسی بڑے انسان کا جھوٹا ہونا قطعاً محال ہے، کیونکہ سچائی ہی اس کی اور اس کے تمام محامد و فضائل کی بنیاد ہوتی ہے، میرا تو خیال ہے کہ بڑے بڑے لوگ جیسے میرابو، نپولین اور کرومویل وغیرہ کسی کام کے لئے اسی وقت میدان عمل میں اترے جبکہ صدق، اخلاص، اور بھلائی کی محبت وغیرہ ان کے اعمال کے لئے باعث ہوئے، خلاصہ یہ

www.taemeernews.com

کہ مرد کبیر ہر چیز کے پہلے اپنے اندر سچی نیت اور اخلاص پیدا کرتا ہے۔

مرد کبیر کا اخلاص

بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ اخلاص ــــ وہ اخلاص جو شریف عمیق اور اہم ہو ــــ کسی بڑے انسان کے لئے سب سے پہلی خاصیت ہے اس سے میری مراد اس انسان کا اخلاص نہیں جو ہمیشہ اپنے اخلاص پر لوگوں کے سامنے فخر و غرور کیا کرتا ہے، کیونکہ یہ اخلاص تو یقیناً حقیر اور قابل نفرت ہے واللہ وہ اخلاص جو سطحی اور برا ہو درحقیقت وہی اصل غرور اور فتنہ ہے، مرد کبیر لوگوں کے سامنے اپنے اخلاص کو کبھی نہیں بیان کرتا حتیٰ کہ خود اس کو اپنے اخلاص کا شعور بھی نہیں ہوتا بلکہ بسا اوقات تو وہ اپنے اندر عدم اخلاص محسوس کرتا ہے کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ ہمارے اندر اتنی طاقت کہاں کہ ہم ایک دن بھی صحیح راستہ پر چل سکیں؟ بلاشبہ مرد کبیر اپنے اخلاص پر کبھی فخر نہیں کرتا بلکہ وہ تو اپنے نفس سے یہ بھی نہیں کہتا کہ تو مخلص ہے، بالفاظ دیگر میں کہتا ہوں کہ اس کا اخلاص اس کے ارادہ پر موقوف نہیں ہوتا، وہ اپنی مرضی کے خلاف بھی مخلص رہتا ہے خواہ اخلاص کا ارادہ کرے یا نہ کرے، وہ اس وجود کو ایک حقیقت کبریٰ سمجھتا ہے جو اس کو اپنے عجائب سے خوفزدہ کر دیتی اور گھبرا دیتی ہے، اور وہ اس وجود کو ایک ایسی حقیقت خیال کرتا ہے کہ اس کے جلال و جمال سے لاکھ علیحدہ رہنے اور بھاگنے

www.taemeernews.com

کی کوشش کرے لیکن نہیں بھاگ سکتا‘ اللہ تعالیٰ مرد کبیر کے ذہن کو ایسا ہی پیدا کرتا ہے اور اس کے ذہن کا اس طرح پر پیدا ہونا ہی اس کی عظمت کے اسباب میں سب سے اول سبب ہے‘ وہ اس کون کو خوف اور حیرت کی نظروں سے دیکھتا ہے بلکہ فی الواقع حیات و موت کے مثل سمجھتا ہے‘ یہ حقیقت کبھی اس سے علحدہ نہیں ہوتی اور یہی حقیقت جب اکثر لوگوں سے علحدہ ہو جاتی ہے تو وہ بھٹک جاتے اور گمراہی کے تاریک میدان میں ادھر ادھر گھومتے پھرتے ہیں‘ غرض کہ یہ حقیقت ایک مرد کبیر کے لئے ہمیشہ مد نظر رہتی اور اس کا نصب العین ہو جاتی ہے گویا وہ اس کو شعلوں کے حروف سے لکھی ہوئی نظر آتی ہے‘ اس میں اس کو کوئی شک و شبہ نہیں ہوتا وہ دیکھتا ہے کہ ہاں یہی وہ حقیقت ہے! یہی وہ حقیقت ہے! دوستو! بس سمجھ لو کہ یہی وہ چیز کسی مرد کبیر کی پہلی صفت ہے اور یہی اس کی حد جوہری اور تعریف تام ہے‘ کبھی کبھی یہ چیز کسی مرد صغیر میں بھی پائی جاتی ہے‘ اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہر اس انسان کی صفت ہے جس کو اللہ نے پیدا کیا ہے‘ لیکن فی الواقع یہ مرد کبیر کے لوازم میں سے ہے اور ایک انسان اس وقت تک بڑا نہیں ہو سکتا جب تک کہ یہ صفت اس میں موجود نہ ہو۔

بس یہی شخص جس کو ہم اصل انسان‘ صاف جوہر والا اور کریم العنصر

www.taemeernews.com

کہیں گے دراصل وہ رسول ہوتا ہے جو ابدیت مجہولہ یعنی خدا کی طرف سے ہمارے پاس پیغام لے کر آتا ہے" اسی انسان کو ہم کبھی شاعر، کبھی نبی اور کبھی خدا کہہ دیتے ہیں، یہ سب برابر ہیں، ہم کو معلوم ہے کہ اس انسان کا قول اس جیسے کسی دوسرے انسان سے ماخوذ نہیں ہوتا بلکہ وہ حقائق اشیاء کے مغز سے صادر ہوتا ہے وہ انسان ہر چیز کے باطن کو دیکھتا ہے، باطل اصطلاحات، کاذب اعتبارات، خراب عادات، فاسد اعتقادات، اور نحیف و کمزور آراء و اوہام، اس انسان سے اس باطن کو چھپا نہیں سکتے اور کس طرح چھپا سکتے ہیں، حقیقت اس کی آنکھوں کے سامنے بالکل منور ہوتی ہے یہانتک کہ قریب ہے کہ اپنی نورانیت کے باعث ہی مخفی ہو جائے۔

مردِ عظیم کے کلمات

اگر تم کسی بڑے انسان کے کلمات کو بغور دیکھو گے خواہ وہ شاعر ہو یا فیلسوف، نبی ہو یا بادشاہ، تو ان کو ایک قسم کی وحی ہی پاؤ گے، مردِ عظیم میرے خیال میں دراصل دنیا کے دل اور کون کے راز سے پیدا کیا جاتا ہے اس لئے وہ اشیاء کی حقائق جوہریہ کا ایک جزء ہے، چند آیات اور نشانیوں سے اپنے وجود پر استشہاد پیش کرتا ہے، خلاصہ یہ کہ مرد کبیر ہی وہ ہستی ہے جس کو اللہ تعالیٰ علم و حکمت سکھاتا ہے، لہٰذا ہم انسانوں کے لئے ضروری ہے کہ ہم ہر چیز کے پہلے ان کی طرف متوجہ ہوں اور ان کی باتوں کو بغور سنیں

www.taemeernews.com

مذکورہ بالا تحقیقات کے تحت ہم محمد صلعم کو کبھی ایک جھوٹا انسان نہیں سمجھ سکتے جو ریاکارانہ طور پر مکر و فریب کے ذریعے اپنے کسی ذاتی مقصود کو حاصل کرنے کی فکر میں رہے ہوں یا سلطنت اور ملک حاصل کرنا چاہتے ہوں یا ان کے علاوہ اور کوئی حقیر و صغیر مقصود رہا ہو، جو رسالت انھوں نے پہنچائی ہے وہ بالکل حق صریح ہے، ان کی آواز ایک سچی آواز ہے جو عالم مجہول سے صادر ہوئی ہے، یقیناً محمد صلعم جھوٹے اور ریاکار انسان نہ تھے بلکہ وہ تو زندگی کا ایک ایسا ٹکڑا تھے جس سے قلب طبیعت پھٹ گیا، وہ ایک شہاب تھے جس نے تمام عالم کو منور کردیا، یہ اللہ کا امر ہے، اور یہی اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا عنایت کرتا ہے، اور اللہ بڑا فضل والا ہے، یہی وہ حقیقت ہے جو ہر باطل کے پرخچے اڑادیتی اور کافروں کی تمام حجتوں کو توڑ کے رکھ دیتی ہے۔

مرد کبیر کی غلطیاں

محمد صلعم سے کچھ غلطیاں بھی ہوئی ہیں (نعوذ باللہ) اور کون ایسا انسان ہے جو غلطی نہیں کرتا، عصمت تو صرف اللہ کے لئے مخصوص ہے، بہرحال ان معمولی غلطیوں کے اندر یہ طاقت نہیں کہ وہ اس حقیقت کبریٰ میں کچھ عیب لگا سکیں کہ محمد صلعم ایک سچے انسان اور خدا کے پیغمبر تھے۔

عام طور پر ہم لوگ غلطیوں کو دیکھنے اور ان کی جزئیات سے ایسے

www.taemeernews.com

پردے بنا لیتے ہیں جو ہم سے حقائق کلیہ کو چھپا لیتے ہیں غلطیاں کیا ہیں؟ کیا انسان سمجھتا ہے کہ غلطیوں سے ایک فرد انسان بھی بچا ہوا ہے؟ ہرگز نہیں، میرے نزدیک کسی شخص کی سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ وہ خود کو تمام غلطیوں سے محفوظ اور پاک وصاف سمجھے، اللہ کے نبی داؤدؑ کو دیکھو، کیا داؤد علیہ السّلام خطرناک جرائم اور بدترین گناہوں کے مرتکب نہ ہوئے؟ (نعوذ باللہ) وہ غلطیاں اور گناہ جو صرف جزئیات اور پوست ہوں بالکل آسان اور معمولی چیزیں ہیں، اگر ان کا مغز صاف اور باطن شریف اور خالص توبہ موجود ہو، علاوہ ازیں صادق ندامت، دل کی سرزنش، ذاکرہ کی ملامت، یہ سب چیزیں بھی گناہوں کے لئے زبردست کفارہ ہیں اور روح کو ہر قسم کے میل کچیل سے پاک وصاف کردیتی ہیں کیا توبہ دنیا کے تمام انسانوں کے نزدیک تمام اعمال میں زیادہ کریم اور تمام افعال میں زیادہ مقدس نہیں؟ دراصل قابل ملامت گناہ یہ ہے کہ ایک انسان اپنے کو تمام گناہوں سے پاک وصاف خیال کرے، ہر وہ انسان جس کی یہ حالت ہو وہ میری نظر میں وفا اور مروت سے خالی، اور تقوی، نیکی اور حق سے بالکل دور ہے یا یہ انسان دراصل ایک مردہ انسان ہے، اگر تم چاہو تو یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ وہ مردہ خشک ریت کی طرح بالکل صاف ہے، میں تو سمجھتا ہوں کہ داؤد علیہ السلام کی سیرت اور تاریخ جیسا کہ ان کے مزامیر

www.taemeernews.com

میں مذکور ہے، مکرمات کے معارج میں انسانی ترقی پر سب سے زیادہ بہتر اور صادق دلیل، نیز عقل و خواہش کی جنگ پر سب سے زبردست شاہد ہے، عقل و خواہش کی وہ جنگ جس میں اکثر عقل کو خطرناک شکست ہوتی اور وہ فنا کے قریب پہنچ جاتی ہے، لیکن یہ جنگ غیر متناہی جنگ ہے جس میں ہمیشہ عقل کی مددگار یہ چیزیں ہوتی ہیں، سچے دل سے توبہ، خدا کے دربار میں عاجزی اور وہ پختہ ارادہ جو ہر شکست اور ہزیمت کے بعد از سر نو وجود میں آتا ہے۔

نفس انسانی بھی عجیب مصیبت میں ہے کیونکہ وہ خود تو ضعیف و کمزور لیکن اس کی شہوت حد درجہ قوی اور طاقتور ہے، کیا اس دنیا میں انسان کی زندگی لغزشوں کا ایک سلسلہ نہیں؟ کیا انسان کے اندر یہ طاقت ہے کہ وہ اس کا خلاف کر سکے؟ کیا اس زندگی کی تاریکی میں انسان غلطی اور خبط کے علاوہ اور کسی چیز کی طاقت رکھتا ہے؟ انسان درحقیقت ایک لغزش سے ہوشیار کسی دوسری ہی لغزش کے لئے ہوتا ہے اور ان دونوں لغزشوں کے درمیان آنسو اور گریہ وزاری ہوتی ہے، جو چیز یہاں پر اہم ہے وہ یہ ہے کہ کیا ان تمام مجاہدات اور کوششوں کے بعد انسان اپنی خواہشات پر غالب اور کامیاب ہوتا ہے؟ اگر ہمارے سامنے اصلی مغز اور صحیح ارادہ ہو تو ہم کو اکثر جزئیات سے اعراض کر لینا چاہئے کیونکہ صرف جزئیات ہی

www.taemeernews.com

تنہا وہ نہیں ہیں جن سے ہم کو انسان کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔

عرب اور جزیرہ عرب کی صفت

دور جاہلیت کے عرب صد درجہ شریف تھے اور ایک شریف ملک میں ان کی سکونت تھی، گویا اللہ نے ملک اور باشندۂ ملک دونوں کو ہر چیز میں بالکل متفق پیدا کیا تھا، جس طرح وہاں کے پہاڑ سخت تھے اسی طرح ان کے اخلاق بھی سخت تھے، اور جس طرح عرب کا منظر خشک اسی طرح ان کی طبیعت بھی خشک تھی، اور جس طرح ان سخت دل لوگوں میں بعض نرم اور حلیم و بردبار مزاج کے انسان تھے، اسی طرح ملک کی سخت چٹانوں اور سنگریزوں کے درمیان بھی کسی کسی جگہ سرسبز و شاداب باغ، چشمے، اور عمدہ سبز گھاس موجود تھی، ایک اعرابی بالکل ہی کم سخن ہوتا ہے اور اسی جگہ بولتا ہے جہاں اس کا کچھ مقصود ہو، کیونکہ وہ ایسی زمین پر آباد ہے جو چٹیل میدان ہے گویا ملک عرب ریت اور بالو کا ایک سمندر ہے جو دن بھر گرم اور تپتا ہوا رہتا ہے پھر رات ہوتے ہی یہی ریت کا سمندر ٹھنڈی ہوا لگنے سے بالکل ہی سرد اور خنک ہو جاتا ہے۔

میرا خیال ہے کہ وہ لوگ جو صحراؤں اور چٹیل میدانوں میں انفرادی زندگی بسر کرتے ہیں وہ ظواہر طبعی اور ان کے اسرار پر اسی وقت گفتگو کرتے ہیں جبکہ وہ ذکی القلب، تیز ذہن، خفیف الحرکۃ اور ثاقب نظر والے

www.taemeernews.com

ہوں، اگر یہ صحیح ہے کہ ملک فارس بمنزلہ فرانس ہے تو بلا شک وشبہ عرب بمنزلہ اٹلی ہے، یہ عربی لوگ صد درجہ مضبوط نفس والے ہوتے ہیں، ان کے اخلاق گویا ایک سیلاب تھے، ان کا شدت حزم اور ان کا مضبوط ارادہ ان کے لئے ایک محفوظ قلعہ اور ایک محفوظ فصیل تھے، فی الواقع یہی صفات اصل فضائل اور شرافت کی بلند چوٹی ہیں ایک عربی اپنے سخت جانی دشمن کی بھی مہمان نوازی کیا کرتا تھا، اس کی بے حد تعظیم کرتا اور اس کے لئے اپنا اونٹ ذبح کرتا، پھر جب وہ دشمن مہمان رخصت ہوتا تو اس کو خلعت اور سواری بھی دیتا اور اسکے پیچھے پیچھے کچھ دور تک چلتا تھا، لیکن وہ ان تمام عزت کے باوجود جب کبھی اس کو موقعہ ملتا، تو اس کے قتل سے بھی باز نہیں رہتا تھا، ایک عربی اکثر اوقات میں خاموش رہتا اور جب بولتا تو نہایت ہی فصیح بولتا تھا۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عرب لوگ یہودی عنصر ہیں، مگر حقیقت یہ ہے کہ عرب لوگ جد وجہد کی سختی میں تو یہودیوں کے شریک تھے، لیکن حسن اخلاق، رقت ظرف، اور صفائی قلب وغیرہ میں یہودیوں کے بالکل مخالف تھے، محمد صلعم کے زمانے سے پہلے عرب لوگ شعر گوئی میں باہم خوب مقابلے کرتے تھے، جنوبی ملک میں بازار عکاظ کے اندر یہ زبردست مقابلہ ہوا کرتا تھا، جہاں تجارت کی مختلف قسمیں خرید و فروخت کی جاتی تھیں، جب خرید و

www.taemeernews.com

فروخت ختم ہو جاتی تو پھر شعرا اپنے اپنے قصائد سنا تے تھے، کیونکہ ان قصائد میں جو اچھے اور بہترین قصائد ہوتے تھے ان پر ان کو انعام ملتا تھا، اگرچہ عرب خشک طبیعت اور سنگدل ہوا کرتے تھے، لیکن قصیدوں کے نغمے سنکر حد درجہ مسرور ہوتے اور قصیدوں کے گانوں میں ان کو ایسی لذت ملتی تھی کہ انکو سننے کے لئے پروانوں کی طرح ٹوٹ پڑتے اور ہلاک ہوتے تھے۔

عرب میں تدین

مجھے ان عربوں کے اندر اسرائیلی صفات میں سے ایک صفت بہت صاف نظر آتی ہے جو تمام فضائل اور محاسن کی اصل ہے اور وہ تدین ہے جب سے بھی ان کا وجود ہوا وہ ہمیشہ کسی نہ کسی دین پر رہے، ابتداً کواکب اور بہت سے کائنات طبیعی کی پرستش کرتے تھے، ان کائنات کو خالق کے مظاہر اور اس کی عظمت پر دلیل سمجھتے تھے، یہ خیال اگرچہ غلط ہی لیکن من کل الوجوہ غلط نہیں کیونکہ خدائی مصنوعات کسی نہ کسی طرح ہمیشہ سے خدا کے لئے رموز اور اس کے وجود کے لئے دلیل ہوئی ہیں، ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ ایک شاعر کے لئے قابل فخر اور قابل فضیلت یہ ہے کہ کائنات کے اسرار اور ان کے جمال و جلال کا ادراک کرے، جس کا نام لوگوں نے اصطلاحاً "اسرار جمال شعری" رکھا ہے، پہلے ان عربوں کے پاس بہت سے نبی ہوا کرتے تھے، یہ انبیاء ہر ہر قبیلہ کے استاذ اور رہنما

www.taemeernews.com

ہوتے تھے یہ رہنمائی اسی حد تک ہوتی تھی، جس حد تک اس کا مبلغ علم اس کی تائید کرتا، ہمارے پاس براہین ساطعہ موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ان مفکرین بدویوں کے پاس حکمت بلیغہ، درست رائے بہترین تقویٰ اور اخلاص سب ہی کچھ تھے۔

سفر ایوب کی تصنیف ملک عرب میں ہوئی

تمام ناقدوں کا اتفاق ہے "سفر ایوب" جو توراۃ کے حصوں میں سے ایک حصہ ہے اس کی تصنیف ملک عرب ہی میں ہوئی تھی، اس کتاب کے متعلق میری رائے تو یہ ہے کہ آج تک قلموں نے جس قدر لکھے اور کاتب کے ہاتھوں نے جس قدر تدوین کئے وہ ان تمام میں سب سے زیادہ اعلیٰ اور شریف کتاب ہے، ایک انسان تو یہ تصدیق کرنے میں بھی پس و پیش کرتا ہے کہ یہ عبرانی آثار سے ہے، کیونکہ اس کتاب میں ایسی عام شریف و بلند فکریں پائی جاتی ہیں، جو تعصب اور تحیز کے بالکل مخالف ہیں، اس کتاب کی شرافت اور برتریت کے لئے صرف اس قدر کافی ہے کہ وہ ہر انسانی روح کی رگوں میں اثر کرتی، اور قلب کی انتہائی گہرائی تک پہنچ جاتی ہے اور اس مکان کے مثل ہے کہ جہاں پر آکر ہر طرف سے راستے ختم ہوجاتے ہوں یا اس گول لڑھکنے والی چیز کی طرح ہے جس کو سطح زمین کے تمام اطراف اپنی طرف لانے کی کوشش کرتے ہیں، یہی وہ

www.taemeernews.com

پہلی کتاب ہے جس میں انسانی حیات کے مسائل اور اس دنیا میں اللہ کے فعل سے بحث کی گئی ہے، اور یہ بحث بھی بہترین پیرایۂ بیان، بے حد اخلاص اور نہایت سہل انداز میں لکھی گئی ہے۔"

میں تو اس کتاب میں بصیرت والی آنکھیں، سمجھ والا قلب، اور بڑا بھاری خشوع محسوس کرتا ہوں، یہ کتاب بالکل حق ہے، تم اس کے پاس جس طرح بھی آؤ، اس میں ایسی نظر دیکھو گے جو ہر شے کی حقیقت پر جا کر ٹھہری ہے اور ہر مادی و روحانی شے کی اصلیت اس میں موجود ہے، گھوڑے کے ذکر میں جو کچھ اس میں مذکور ہے اس کو مطالعہ کرو "خدا وہی ہے جس نے گھوڑے کے حلق میں رعد اور کڑک ودیعت کر دیا ہے، اسکی ہنہناہٹ کیا ہے؟ نیزے کو دیکھ کر قہقہہ لگاتا ہے" دیکھو واللہ کس قدر بہترین اور پاکیزہ استعارہ ہے، تشبیہات کی دنیا میں شاید ہی کوئی ایسی تشبیہ ہو جو اس کے مشابہ اور مساوی ہو، علاوہ ازیں اس کتاب میں جو آیات حزن اور توکل وغیرہ کی بحثیں ہیں وہ بھی ایسی ہی ہیں، میں نے جب بھی ان مقامات کو پڑھا تو ایسا معلوم ہوا کہ تمام انسانی قلوب رنج و غم میں مبتلا ہو متر نم ہیں اور سوزش غم سے تمام انسانی آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں، اس کتاب کے مطالعہ سے شدت میں رقت اور قوت میں رافت پیدا ہوتی ہے، اس کتاب کا اگر کوئی چیز مقابلہ کر سکتی ہے تو وہ صرف صاف و

www.taemeernews.com

شفاف رات کا سحر، نسیم سحری کی رقت اور عجائب عالم مثلاً ستارے، سمندر اور رات ودن وغیرہ ہیں، میں تو سمجھتا ہوں کہ فضل وقیمت میں تورات کا کوئی حصہ اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

حجر اسود اور کعبہ

حجر اسود کسی زمانہ میں عرب کے عام معبودوں میں سے ایک معبود تھا اور اب تک مکہ میں اس عمارت کے اندر موجود ہے جس کو کعبہ کہتے ہیں ایک رومی مورخ "سیلاس" نے بھی کعبہ کا ذکر کیا ہے چنانچہ وہ کہتا ہے:۔ کعبہ اپنے زمانے میں تمام عالم کے معابد سے زیادہ شریف اور زیادہ قدیم تھا، اور یہ قبل مسیح پچاس سال قبل کا قول ہے، ایک دوسرا مورخ سلفستاردی ساسی کہتا ہے کہ "حجر اسود آسمان سے گرنے والے پتھروں میں سے ہے، اگر یہ صحیح ہے تو یقیناً لوگوں نے اس کو فضا سے گرتے ہوئے دیکھا ہوگا، یہ پتھر چاہ زمزم کے بازو میں ابھی تک موجود ہے اور کعبہ انھیں دونوں کے اوپر بنایا گیا ہے۔

چاہ زمزم

آپ کو معلوم ہے کہ ایک کنواں جہاں ابھی ہو انسان میں فرح اور خوشی پیدا کرنے والا ہے، پانی سخت پتھر سے اسی طرح نکلتا ہے جس طرح موت سے حیات، پھر وہ کنواں کس قدر فرحت انگیز ہوگا جس میں پانی کا

www.taemeernews.com

چشمہ جاری ہو، پانی کے بہنے اور چلنے کی آواز سے مشتق کرکے یہ لفظ زمزم بنایا گیا، عربوں کا خیال ہے کہ یہ پانی حضرت ہاجرہ اور اسماعیل علیہما السلام کے قدموں کے نیچے سے جاری ہوا تھا اور یہ خدا کا ایک فیض تھا، عرب لوگ اس زمزم اور حجر اسود کو مقدس سمجھتے ہیں اور انہی دونوں پر آج سے ہزاروں ہزار سال پہلے کعبہ کی بنیاد رکھی گئی تھی۔

کعبہ

یہ کعبہ بھی دنیا کی عجیب چیزوں اور عجیب شان والوں میں سے ایک عجیب شان والی چیز ہے، اس وقت یہ عمارت اپنی بنیاد پر قائم ہے، اور اس پر ایک سیاہ غلاف پڑا ہوا رہتا ہے جس کو سلطان ہر سال بھیجا کرتا ہے، اس عمارت کی بلندی ستائیس ذراع اور اس کے گرد ستونوں کا ایک وسیع دائرہ بنا ہوا ہے، جس میں قندیلوں کی صفیں معلق ہیں اور عجیب و غریب نقوش و زخارف بھی بنے ہوئے ہیں، یہ تمام قندیلیں رات کو روشن کردی جاتی ہیں تاکہ چمکنے والے ستاروں کے نیچے یہ عمارت بھی اپنی چمک دکھائے، یہ عمارت بھی گذشتہ دور کا کیا ہی بہترین اثر اور کیا ہی بہترین میراث ہے، یہی مسلمانوں کا کعبہ ہے جس کی طرف انتہائے مشرق سے انتہائے مغرب تک یعنی دہلی سے لیکر مراکش تک کے مسلمانوں کی نظریں متوجہ ہوتی ہیں، اور ہر روز پانچ مرتبہ ان کے قلوب اس طرف مائل ہوتے

www.taemeernews.com

ہیں، قسم خدا کی فی الواقع تمام مراکز معمورہ میں سب سے زیادہ بزرگ اور تمام اقطاب میں سب سے زیادہ شریف یہی ہے۔

چاہ زمزم، حجر اسود کی قدسیت اور قبائل عرب کا اس مکان کی زیارت کو آنا یہی وہ تمام چیزیں ہیں جن سے شہر مکہ کی آبادی ہوئی ایک زمانہ میں یہ شہر بہت ہی اہم شہر تھا اگرچہ اب اس کی اکثر اہمیت زائل ہوگئی ہے، وقوع شہر کی جگہ نہایت خراب ہے کیونکہ ایسی جگہ آباد کیا گیا ہے۔ جہاں ریت بکثرت ہیں، ہر طرف بڑے بڑے چٹیل میدان اور بیشمار پہاڑی ٹیلے پھیلے ہوئے ہیں، سمندر سے بہت دور کی مسافت پر واقع ہے، شہر کی تمام ضروریات حتیٰ کہ روٹی بھی دوسری جگہ سے لائی جاتی ہیں، لیکن اس شہر کی تعمیر کی ضرورت اس لئے واقع ہوئی کہ اکثر حاجیوں کو ایک پناہ گاہ کی ضرورت تھی، پھر زمانۂ قدیم سے اماکن حج تجارت کے بھی مقامات تھے، وہ پہلا دن جس میں حاجی لوگ باہم ملتے تھے، اسی روز تجار اور خرید و فروخت کرنے والے بھی باہم ملا کرتے تھے، یہ عربی لوگ جہاں بھی کسی مقصد کے لئے جمع ہوتے وہاں حصول منافع کو کسی طرح بھی نہ جانے نہ دیتے تھے، اس طرح پر مکہ تمام ملک عرب کا بازار ہوگیا، اور ان تمام تجارتوں کا مرکز بن گیا جو ہندوستان، شام، مصر اور اٹلی وغیرہ ممالک کے درمیان اس زمانہ میں ہوتی تھیں، کسی وقت یہاں کے باشندوں

www.taemeernews.com

کی تعداد ایک لاکھ تھی، جس میں بالغ، مشتری، اور مسافرین سب ہی داخل تھے، اور اس کی حکومت ایک قسم کی ارسطوکریسی جمہوری تھی، جس پر مذہبی رنگ چڑھا ہوا تھا، کیونکہ یہ لوگ حکومت کا انتخاب غیر منظم طریقہ سے کیا کرتے تھے، کسی بڑے قبیلہ سے دس آدمی، بس یہی دس ول اشخاص مکہ کے حکام اور کعبہ کے محافظ ہوتے تھے، محمد صلعم کے زمانہ میں یہ حکومت قبیلہ قریش میں تھی، اور آپ اسی قبیلہ قریش سے تعلق رکھتے تھے باقی تمام قوم ریتوں میں اِدھر اُدھر پھیلی ہوئی تھی، ایک قبیلہ کو دوسرے قبائل سے صحرا یا ریت کا میدان جدا کرتا تھا، اور ہر قبیلہ پر ایک یا چند امیر ہوا کرتے تھے، کبھی تو امیر کوئی چرواہا یا سامان و اسباب اُٹھانے والا ایک مزدور بھی ہوتا تھا، مگر اکثر امیر چور ضرور ہوا کرتے تھے، جنگ کے شعلے ان قبائل میں کبھی نہ بجھے، صدود کعبہ کے علاوہ ان کے درمیان کسی جگہ بھی دوستی نہ ہو سکتی تھی، کعبہ ہی وہ جگہ تھی جو انہیں ایک مذہب، روابط خون، اور زبان کی حیثیت سے ایک جگہ جمع کر سکتا تھا، اسی طریقہ پر عربوں نے صدیوں زندگی بسر کی جن کی آج کوئی علامت اور کوئی نشان بھی موجود نہیں، یہ لوگ قبیلہ جلیلہ اور صفات کبیرہ کے مالک تھے، عدم شعوری کی حالت میں اس دن کا انتظار کر رہے تھے جس میں ان کا ذکر پھیلنے والا، ان کی شہرت دنیا میں مشہور ہونے والی اور ان کی آواز آسمان تک بلند ہونے والی تھی، اور یہ کوئی بعید

www.taemeernews.com

نہیں، گویا ان کی بت پرستی دائرہ اضمحلال میں پہنچ گئی تھی، سقوط کی علامتیں ظاہر ہو چکی تھیں، اور خلط ملط کے اسباب پیدا ہو چکے تھے، بہت ہی قدیم زمانے سے ان کے کانوں میں اس بڑے حادثہ کی اہم خبریں پہنچ چکی تھیں جو روئے زمین پر واقع ہوا تھا یعنی حیات و وفات مسیح جس نے عالم کے تمام باشندوں میں ہولناک انقلاب پیدا کر دیا تھا، عربی قوم کے اندر بھی یہ خبر اپنا اثر پیدا کرنے سے عاجز نہ رہی تھی۔

محمد صلعم کی ولادت اور تربیت

عربوں کی یہی مذکورہ بالا حالت تھی کہ اس وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۵۷۰ء میں پیدا ہوئے، آپ قبیلہ قریش کے ہاشم خاندان سے تھے، آپ کے والد کا انتقال آپ کی پیدائش کے بعد فوراً ہی ہو گیا تھا، جب آپ کی عمر مبارک چھ سال کی ہوئی، تو والدہ کا انتقال ہو گیا، یہ اپنے حسن و جمال اور فضل و عقل میں بہت مشہور تھیں، اس کے بعد آپ کی پرورش دادا کے ذمے ہوئی جو ایک بہت ہی بوڑھے انسان تھے سو سال کی عمر تھی، نہایت ہی نیک اور صالح بزرگ تھے، آپ کے لڑکے عبداللہ رسول اللہ کے والد تمام اولاد میں سب سے زیادہ ان کے نزدیک محبوب تھے، ان کی ضعیف اور بوڑھی آنکھوں نے محمد بن عبداللہ کی صورت دیکھی، اس لئے اپنے اس چھوٹے یتیم پوتے سے بیحد محبت کرنے لگے اور کہتے تھے

www.taemeernews.com

کہ اس چھوٹے خوبصورت بچے کی اچھی طرح پرورش اور نگہداشت کی جائے جو اپنے حسن وفضل میں تمام قبیلہ اور خاندان سے فائق ہوگا' جب بوڑھے کی وفات کا وقت پہنچا اور ابھی یہ بچہ دو سال سے زیادہ کا نہیں ہوا تھا تو اس بچہ کو ابو طالب کے حوالہ کیا جو بچہ کا سب سے بڑا چچا اور بوڑھے کے بعد خاندان کا سردار تھا' چنانچہ چچا نے اس کی پرورش کی' ابو طالب ایک عاقل شخص تھے جس کی پوری شہادت ان کے عمدہ عربی نظام کی ہر دلیل سے مل سکتی ہے۔

شام کا سفر اور بحیرا راہب سے ملاقات

جب محمد صلعم بالغ ہوئے اور شعور پیدا ہوا تو اپنے چچا کے ساتھ تجارتی سفروں میں جانے لگے' اور اٹھارہ سال کی عمر ہی میں ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ایک بہادر شہ سوار ہو گئے اور تمام جنگوں میں اپنے چچا کے ساتھ مل کر حصہ لینے لگے' لیکن ان کا اہم سفر وہی تھا جو اس تاریخ سے چند سال قبل علاقہ شام کی طرف ہوا تھا' کیونکہ وہیں اس نوجوان نے خود کو ایک عالم جدید میں پایا اور ان کی نظروں کے سامنے ایک اہم اجنبی مسئلہ ظاہر ہوا' یعنی دیانت مسیحی سے تعارف' مجھے معلوم نہیں کہ اس راہب سرجیاس "بحیرا" کے متعلق کیا تحریر کروں جس کی بابت خیال کیا جاتا ہے کہ ابو طالب اور محمد دونوں اس کے مکان میں ٹھہرے' اور نہ ہی میں یہ کہہ سکتا ہوں

www.taemeernews.com

کہ ایک لڑکا اس کم سنی میں کسی راہب سے کیا سیکھ سکتا ہے، کیونکہ محمد صلعم کی عمر اس وقت ۱۴ سال سے زائد نہ تھی، اپنی زبان کے علاوہ دوسری زبانوں سے بالکل ناواقف تھے، اس میں کوئی شک نہیں کہ شام کے اکثر حالات اور مشاہدات ان کی نظر میں مخلوط اور مشوش نظر آئے، بعض منکرات دیکھنے میں آئے اور ان کو سمجھ نہ سکے، لیکن لڑکے کی دونوں آنکھیں بہت ہی دور بیں اور دور رس تھیں، ضرور ان کے دل کے لوح پر کچھ امور اور مشاہدات منقش ہوئے ہونگے، یہ چیزیں ان کے دل کی گہرائیوں میں قائم ہوگئیں، اگرچہ غیر مفہوم ہی سہی تاکہ صبح و شام کی تکرار ان کو پختہ کرے اور کسی دن زمانے کا ہاتھ ان کی تحلیل کرے، پھر انہی سے آزاد عقائد اور ناقد نظرئے پیدا ہوں، بہرحال غالباً شام کا یہ سفر محمد صلعم کے لئے ابتداً ہی خیر کثیر اور بہت کچھ فوائد کا حامل ثابت ہوا۔

محمدؐ کی امیت

اس جگہ ایک دوسری چیز بھولنے کے لائق نہیں ہے، وہ یہ کہ محمد صلعم نے کبھی بھی کسی استاد سے ایک سبق بھی نہیں پڑھا، اس وقت ملک عرب میں تحریر کی صنعت بالکل ہی ابتدائی حالت میں تھی، مجھے بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فی الواقع محمد صلعم لکھنا، پڑھنا نہیں جانتے تھے، اور جو کچھ وہ جانتے تھے وہ صرف صحرا کی زندگی اور اس کے حالات تھے،

www.taemeernews.com

اور جو کچھ اس غیر متناہی کون کے متعلق ان کی معرفت میں زیادتی ہوئی اُنکو خود اپنے عینی مشاہدوں اور دل سے حاصل کیا، قسم خدا کی محمدؐ کی اُمیت بھی عجیب ہے! اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ عالم اور اس کے علوم کے متعلق کچھ نہیں جانتے تھے، جو کچھ حاصل کیا اس کو اپنی بصیرت سے حاصل کیا، یا یہ وہ باتیں تھیں جو ان کے کانوں میں صحراء عرب کی تاریکی میں پہنچیں اگر وہ عالم کے قدیم و جدید علوم کو نہ جانتے تھے تو اس سے ان کو کچھ ضرر نہیں پہونچتا، اور یہ کوئی عیب کی بات نہیں کیونکہ وہ ذاتی طور پر ان تمام علوم سے بے نیاز تھے، محمد صلعم نے کسی دوسرے انسان کے نور سے کچھ بھی اقتباس نہیں کیا اور نہ کسی دوسرے کے گھاٹ سے پانی پیا، وہ دوسرے انبیاء اور عظماء سے ہر ہر چیز میں مشابہت نہیں رکھتے تھے، جو زمانہ کی خطرناک تاریکی میں بمنزلہ چراغ کے ہیں۔ بلکہ انھوں نے قلب صحرا میں تنہا زندگی بسر کی، اور اپنی فطرت اور افکار کے درمیان تنہا پرورش پائی۔

بچپن کے زمانہ سے محمدؐ کی سچائی

ابتدائی حالات سے ہی ان میں دیکھا گیا کہ وہ ایک مفکر نوجوان تھے۔ ان کے دوستوں نے ان کا نام امین رکھا تھا یعنی صدق و وفا کا انسان ان کے افعال، اقوال اور افکار ہر چیز میں سچائی پائی جاتی تھی، لوگوں نے

www.taemeernews.com

دیکھا کہ جو کلمہ ان کے دہان مبارک سے نکلتا ہے اس میں زبردست حکمت ہوتی ہے، مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ بہت خاموش رہنے والے انسان تھے، جہاں کلام کی ضرورت نہ ہوتی تھی وہاں خاموش ہی رہتے، پھر جب بولتے تو تمام کلام مغز، فضل، اخلاص اور حکمت ہی حکمت ہوتے، آپ کا کلام ہر قسم کے شبہات منور کردیتا تاریکی کو دفع کرتا، مستحکم حجت قائم کردیتا اور دل کے تمام برے دفینوں کو پھینک دیتا تھا، وہ اگر کلام کرتے تو اسی قسم کا ذکر تے تھے ورنہ نہیں، اپنی پوری زندگی میں ہمیشہ راسخ الاعتقاد، پختہ ارادے والے، بلند ہمت، نہایت شریف، نیک، نیکوکار، متقی، فاضل اور آزاد انسان رہے، مخلصی میں نہایت سخت، لیکن صد درجہ نرم طبع، بردبار، خوش اخلاق، ہنستا ہوا چہرہ، غمخوار، بلکہ کبھی کبھی لوگوں سے مزاح اور دل لگی بھی کرلیا کرتے تھے۔

سچی اور جھوٹی مسکراہٹ

عام طور پر آپ کے چہرہ پر جو مسکراہٹ ہوتی وہ سچے دل سے پیدا ہوتی تھی، کیونکہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کی مسکراہٹ اسی طرح جھوٹی ہوتی ہے جس طرح خود ان کے اعمال واحوال جھوٹے ہوتے ہیں، یہ لوگ حقیقی مسکراہٹ پیدا نہیں کرسکتے، محمد صلعم اچھے خوبصورت با نور چہرہ، حسن القامت اور خوشنما رنگ کے انسان تھے، دو سیاہ کالی آنکھیں

www.taemeernews.com

چیکلی ہیں تو ان کی پیشانی کی وہ رگ بیحد محبوب رکھتا ہوں جو غصہ کی حالت میں پھول جاتی اور سیاہ ہو جاتی تھی، جیسے وہ ٹیڑھی رگ جس کا ذکر والٹر اسکاٹ کے قصہ میں آیا ہے، خاندان بنی ہاشم میں بالخصوص یہ رگ تھی، لیکن محمد صلعم میں زیادہ واضح اور ظاہر تھی، اس میں کچھ شک نہیں کہ محمد کچھ تیز طبع اور گرم مزاج تھے، لیکن ساتھ ہی عادل، سچی نیت والے نہایت ذکی اور ہوشیار تھے، اپنے پہلو میں ایک بہت بڑا دل رکھتے تھے جو نار و نور سے بھرا ہوا تھا، وہ ایک ایسے انسان تھے جو عظمت کی انتہائی درجہ پر صرف اپنی فطرت سے پہونچے، نہ تو ان کو کسی مدرسہ اور نہ کسی استاد نے مہذب اور مودب بنایا، وہ ان تمام سے قطعاً بے نیاز تھے جس طرح ایک کانٹا تنقیح سے بے نیاز ہوتا ہے صحرا کی گھڑی میں اپنے کام کو تنہا اپنی زندگی میں انجام دیا۔

آپ کی بہترین زندگی اور حضرت خدیجہ رضؓ سے شادی

حضرت خدیجہ رضؓ کے ساتھ آپ کو جو واقعہ پیش آیا وہ کس قدر لذیذ اور کس قدر واضح ہے، کس طرح وہ پہلے حضرت خدیجہ کا مال تجارت لے کر شام کے بازاروں میں گئے، اور کس طرح اس کو نہایت ہوشیاری اور امانت کے ساتھ انجام دیا، اور کس طرح حضرت خدیجہ رضؓ نے آپ کا بہت زیادہ شکریہ ادا کیا، اور پھر کس طرح ان کی محبت بڑھنے لگی، جب آپ نے حضرت خدیجہ رضؓ سے

www.taemeernews.com

شادی کی اس وقت وہ چالیس سال کی تھیں اور آپ پچیس سال سے زائد کے نہیں تھے، لیکن حسن و جمال کی نمکینی ہنوز خدیجہ رضؓ میں باقی تھی، دونوں نے کامل اتفاق، الفت اور صفائی کے ساتھ زندگی بسر کی جن کو صرف محبت ہی پیدا کر سکتی ہے جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ "محمد اپنی رسالت میں صادق نہیں تھے بلکہ وہ ایک جھوٹے اور ریاکار انسان تھے" ان کے اس بیہودہ خیال اور لغو دعوی کو باطل کرنے کے لئے یہ کہہ دینا کافی ہے کہ محمد صلعم نے اپنی جوانی نہایت عیش و آرام کے ساتھ بسر کی لیکن اس زمانہ میں ان سے کوئی ایسی بات سننے میں نہیں آئی جس سے ذکر، شہرت اور جاہ و سلطنت کی طلب معلوم ہو، چالیس سال کے بعد آسمانی پیغام آنے شروع ہوئے اور اسی تاریخ سے ان کے حوادث کی ابتدا ہوتی ہے۔ خواہ وہ حقیقی ہوں یا غیر حقیقی، اور اسی تاریخ میں حضرت خدیجہؓ کا انتقال بھی ہو گیا اس وقت تک وہ سکون اور عیش و آرام کی زندگی بسر کرتے رہے، ان کے لئے وہ شہرت، وہ ذکر، پڑوسیوں کی وہ بہترین رائیں اور لوگوں کے وہ اچھے گمان، یہ تمام باتیں جو اس وقت تک حاصل ہو چکی تھیں بالکل کافی تھیں، لیکن جوں ہی جوانی رخصت ہوئی اور بڑھاپا آموجود ہوا دفعتہً آپ کے سینہ میں وہ آتش فشاں جوش مارنے لگا جس کا مقصود ملک و دولت نہیں بلکہ ایک امر جلیل اور شان عظیم حاصل

www.taemeernews.com

کرنا تھا۔

محمد صلعم دنیوی حرص سے پاک تھے

متعصب نصاریٰ اور ملحدوں کا خیال ہے کہ محمد صلعم اپنی ان تمام باتوں سے صرف اپنی شہرت شخصی اور رعب وطاقت کا فخر حاصل کرنا چاہتے تھے، قسم خدا کی ہرگز نہیں، یہ خیال قطعاً غلط ہے بلکہ اس بڑے انسان کے دل میں جو صحرا کا بیٹا اور عظیم النفس انسان تھا اور جس کا دل رحمت، بھلائی، شفقت، نیکی، حکمت اور عقل وفکر سے بھرا ہوا تھا، دنیاوی حرص وطمع کے علاوہ کوئی دوسری فکریں تھیں، اور جاہ ودبدبہ کے علاوہ کوئی دوسرا مقصود تھا۔

محمد صلعم مخلص اور صاحب بصیرت انسان تھے، جھوٹے اصطلاحات پر راضی نہیں ہوتے تھے

اور فی الواقع راضی بھی کس طرح ہو سکتے تھے؟ ان کے اندر .... ایک بڑی خاموش روح تھی اور وہ ان لوگوں میں سے تھے جو اپنے اندر اخلاص کے علاوہ کوئی دوسری چیز پیدا ہی نہیں کر سکتے جب تم دنیا میں اکثر لوگوں کو دیکھو گے کہ وہ جھوٹے اصطلاحات سے راضی ہوتے اور باطل اعتبارات کے مطابق چلتے ہیں، تو محمد صلعم کو دیکھو گے کہ وہ جھوٹی باتوں سے قطعاً راضی نہیں ہوتے، بس صرف ان کی بڑی روح، اور

www.taemeernews.com

اشیاء و کائنات کی حقیقتیں تھیں وجود کا راز ان کی آنکھوں کے سامنے چمک رہا تھا اور اس جگہ کوئی ایسی باطل چیز نہیں تھی جو ان سے اس راز کو مخفی کر سکے، گویا یہ حیرت ناک راز خود زبان حال سے کہہ رہا تھا کہ "میں یہاں ہوں" اس قسم کا اخلاص مقدس خدائی راز سے خالی نہیں ہو سکتا؛ اس قسم کے انسانوں کے کلمے دراصل وہ آواز ہیں جو قلب طبیعت کی گہرائی سے نکلتے ہیں جب یہ بڑا انسان بولتا ہے تو تمام کان اپنی مرضی کے خلاف اس کی طرف متوجہ ہو جاتے اور تمام قلوب اس کی باتوں کو محفوظ کر لیتے ہیں، ایسے کلام کے علاوہ جو کلام بھی ہوں سب لغو اور بیکار ہیں، بہت دنوں سے یعنی ان کی مسافرت کے ایام ہی سے محمد صلعم کے دلوں میں ہزاروں ہزار افکار پیدا ہونے لگے، مثلاً میں کیا ہوں، یہ غیر متناہی اشیاء کیا ہیں جن کے اندر میں زندگی بسر کر رہا ہوں اور جن کو لوگ کون کہتے ہیں، یہ حیات کیا ہے اور یہ موت کیا ہے؟ میں کیا اعتقاد رکھوں اور کیا کروں؟ کیا ان تمام سوالوں کا جواب جبل حرا کے چٹانوں یا بڑے بڑے پہاڑوں کی چوٹیوں یا جنگل اور میدانوں نے دیا؟ ہرگز نہیں، نہ تو اس کا جواب گنبد گردوں نے دیا، نہ لیل و نہار کے اختلاف، نہ چمکنے والے ستاروں اور نہ برسنے والے بادلوں نے، بہرحال نہ اس نے جواب دیا اور نہ اس نے بلکہ اس کا جواب ان کو خود ان کی روح اور اس چیز کی طرف

www.taemeernews.com

سے ملا جو اللہ نے ان میں ودیعت کر رکھی تھی۔

ہر انسان کے لئے پہلے یہی مناسب ہے کہ وہ اپنے نفس سے سوال کرے، اس صحرائی انسان نے محسوس کیا کہ یہی تمام چیزیں بڑے بڑے مسائل اور اہم امور ہیں اور ان کے مقابلہ میں دوسری تمام چیزیں کچھ بھی اہمیت نہیں رکھتیں، ان سوالوں کے جوابات کے لئے جب محمد صلعم جھگڑنے والے یونانی فرقوں، یہودیوں کی مبہم روایات اور وثنیت عرب کے فاسد نظاموں میں تحقیق و تفتیش کرتے تو قطعاً کچھ بھی نہیں پاتے تھے۔

مرد عظیم ظاہر سے باطن کو دیکھ لیتا ہے اور عادات و تقلید سے مقید نہیں ہوتا

میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ ایک ہیرو کی اہم خاصیت اور اس کی پہلی و آخری صفت یہ ہے کہ وہ ظاہر سے باطن کو دیکھ لیتا اور ہر قسم کی عادات، استعمالات، اعتبارات اور اصطلاحات کو پھینک دیتا ہے، خواہ یہ سب اچھی ہوں یا بری، اور اپنے دل میں کہتا ہے کہ یہ بت جس کو قوم پوجتی ہے ضرور اس کے عقب میں کوئی اہم راز ہے، جس کے لئے یہ بت پرستی دراصل ایک رمز ہے اور بت پرستی سے اسی طرف اشارہ ہے، ورنہ محض بت پرستی تو ایک باطل اور لغو چیز ہے اور بت لکڑی اور پتھر کا ایک ٹکڑا ہے جو نہ ضرر پہونچا سکتا ہے اور نہ نفع دے سکتا ہے اس بڑے انسان اور بت پرستی

www.taemeernews.com

کے درمیان کوئی تعلق ہو ہی نہیں سکتا، یہ بت اس جیسے انسانوں میں کبھی موثر نہیں ہوسکتے، اگرچہ وہ سونے سے نہیں بلکہ ستاروں ہی سے مرصع و مزین کیوں نہ کردیئے جائیں، یہ بت بڑے انسانوں کو اپنی طرف مائل ہی نہیں کرسکتے اگرچہ اس کو عدنان کے بڑے بڑے لوگ پوجیں یا حمیر کے اقیال اس کی عبادت کریں، بڑے انسانوں کے لئے اس پرستی میں کوئی جذب اور رغبت نہیں اگرچہ تمام دنیا کے لوگ بت پرست ہوجائیں، بڑا انسان ایک وادی میں اور دنیا کے عام انسان ایک وادی میں جو گمراہیوں میں بھٹکتے پھرتے ہیں، بڑا انسان طبیعت کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور حیرتناک حقیقت اس کی آنکھوں کے سامنے چمکتی نظر آتی ہے، پس یا تو وہ ان سوالات کے جوابات حاصل کرلے گا، یا نہیں تو اس کی کوشش بالکل برباد ہوجائے گی اور وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔ پس محمد صلعم نے بھی اس کا جواب تلاش کیا اور یقیناً اس میں کامیاب ہوگئے۔ کیا بیوقوف اور جھوٹے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دنیاوی طمع اور حرص ہی وہ چیز تھی جس نے محمد صلعم کو اس عظیم الشان کام کے لئے کھڑا کیا؟ خدا کی قسم ایسا سمجھنا تو سخت حماقت، بیوقوفی اور کم عقلی ہے، اس جیسے انسان کے لئے تمام ملک عرب میں، اور قیصر و کسریٰ کے عالی شان تاجوں میں بلکہ کرۂ زمین کے تمام بادشاہوں کے تاجوں میں

www.taemeernews.com

کونسا فائدہ ہے؟ تاج، سلطنت اور ملک یہ سب کچھ زمانوں کے بعد کہاں چلے جاتے ہیں؟ کیا مکہ کی سرداری، چاندی سے منڈھی ہوئی چھڑی، کسریٰ کے ملک اور شاہان زمین کے تاجوں ہی میں ایک انسان کے لئے نجات اور کامیابی ہے؟ ہرگز نہیں، پس ہم لوگوں کو ان بیوقوفوں سے علیحدہ ہو جانا چاہیئے جو کہتے ہیں کہ محمد صلعم جھوٹے انسان تھے اور ان لوگوں کی موافقت کو شرم سخافت اور حماقت سمجھنا چاہیئے اور خود کو ان لوگوں سے اور ان کی احمقانہ باتوں سے بہت بلند رکھنا چاہیئے۔

محمد صلعم کی خلوت نشینی اور ماہ رمضان میں لوگوں سے علیحدگی

محمد صلعم کی یہ عادت تھی کہ وہ رمضان کے مہینہ میں لوگوں سے علیحدہ ہو جاتے اور بالکل سکون و تنہائی میں زندگی بسر کرتے، یہ گوشہ نشینی کی عادت عام عربوں میں بھی تھی، اور فی الواقع کس قدر عمدہ اور کتنی بہترین عادت ہے، خصوصاً محمد صلعم جیسے انسان کے لئے آپ تنہائی میں بیٹھ کر اپنے ضمیر سے سرگوشیاں کرتے اور خاموش پہاڑوں میں خاموشی کے ساتھ بیٹھ کر اپنے سینہ کو عالم کی غامض اور مخفی آوازوں کے لئے کھولدیتے اس میں کوئی شک نہیں کہ فی الواقع یہ بہترین عادت تھی۔

www.taemeernews.com

بعثت کی ابتدار

جب محمد صلعم چالیس سال کے ہوئے اور مکہ کے قریب جبل حرا کے غار میں ماہ رمضان میں خلوت گزیں ہوئے تاکہ ان بڑے بڑے مسئلوں میں غور و فکر کریں، تو اتفاقاً ایک روز حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک آئے، اس سال بھر رسول اللہ صلعم انہیں کے ساتھ رہے تھے اور حضرت خدیجہ کو اپنی خلوت کے قریب ہی ٹھہرایا تھا، رسول اللہ صلعم نے ان کو کہا کہ آج اللہ کے فضل سے وہ غامض اور مخفی راز ظاہر ہوگیا، اور وہ پوشیدہ امر بالکل صاف ہوگیا، اس نے تمام شبہات دفع کردیئے، شک زائل ہوگیا اور پوشیدگی دور ہوگئی، یہ تمام اصنام بالکل بیکار اور لغو ہیں حقیر پتھر کے سوا کچھ بھی نہیں، اور سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں، وہی تنہا خدا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، وہی حق ہے اور اس کے ماسوا تمام چیزیں باطل ہیں، اسی نے ہم لوگوں کو پیدا کیا، وہی سب کو روزی دیتا ہے ہم اور تمام مخلوق اور ساری کائنات اسکے ظل اور پردے ہیں، جو نور ابدی اور رونق سرمدی کو اپنے اندر چھپائے ہوئے ہیں، اللہ اکبر و للہ الحمد۔

حقیقت اسلام
اور اس کے متعلق گوئٹے کا خیال

اسلام یہ ہے کہ ہم تمام حکومتیں صرف اللہ کو سونپ دیں صرف اسی کی ہم

www.taemeernews.com

اعتقاد رکھیں، اسی سے سکون و اطمینان حاصل کریں، اور صرف اسی پر بھروسہ رکھیں، تمام قوتیں اسی کے حکم اور اسی کی حکمت کی ماتحت ہیں اور اسی کی قسمت پر راضی، خواہ وہ دنیا اور آخرت کی جون سی بھی قوتیں ہوں، جو کچھ اللہ ہمیں دیتا ہے اگرچہ وہ موت ہی کیوں نہ ہو، ہم کو اس کا استقبال ہنستے ہوئے چہرہ اور راضی نفس کے ساتھ کرنا چاہیے، ہم جانتے ہیں کہ اللہ خیر ہے اور اس کے سوا کوئی خیر نہیں۔

ہم سب مسلمان ہیں

جرمنی کا سب سے بڑا شاعر گوئٹے اسلام کے متعلق کہتا ہے کہ "اگر اسلام وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا تو پھر ہم سب مسلمان ہیں بلا شبہ ہر وہ شخص جو فاضل اور شریف الخلق ہو وہ مسلم ہے، کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے کہ محض ضرورت کی بنا پر کسی چیز کا اذعان اور اعتقاد منتہائے عقل و حکمت نہیں، کیونکہ ضرورت تو انسان کو اس کی مرضی کے خلاف بھی تسلیم کرلینے پر مجبور کرتی ہے، اگر انسان کسی چیز کو جبراً کرے تو اس میں کوئی فضیلت نہیں بلکہ انسانی فضیلت تو اس یقین میں ہے کہ رنجدہ ضرورت بھی انسان کے لئے سب سے بہترین چیز ہے اور انسان جس چیز کو حاصل کرتا ہے اس میں سب سے افضل ہے، نیز یہ کہ تکالیف و مصائب میں بھی اللہ کی کوئی حکمت ہے جو انسانی سمجھ سے بالاتر اور انسانی اذہان سے زیادہ دقیق ہے، اور

www.taemeernews.com

اس مخفی عالم اور اس کے حالات کے لئے اپنے ضعیف انسانی دماغ سے کوئی میزان بنانا سخت حماقت اور جہالت ہے، بلکہ انسان کے لئے یہ اعتقاد رکھنا ضروری ہے کہ عالم میں ایک عادلانہ قانون ہے، اگرچہ وہ اس کے دائرہ ادراک سے باہر ہی ہو، اور عالم کا اساس خیر، وجود کی روح صلاح، اور زندگی کا مغز نفع ہے، انسان کے لئے ان تمام باتوں کا اعتراف واعتقاد ضروری ہے اور انتہائی سکوت و تقوی کے ساتھ ان کی اتباع کرنی چاہئے۔

میں کہتا ہوں یہ اعلیٰ اوصاف اور یہ اشرف واطہر خیالات ہمیشہ دنیا میں رہیں گے، ایک انسان ہمیشہ یا تو کبھی مصیبت میں رہے گا، یا کبھی کامیابی میں، ایک شخص آزاد، کریم، سیدھے اور باسعادت راستہ پر چلنے والا اسی وقت ہوگا جبکہ وہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے قانون طبیعت کے مطابق گامزن ہو، قوانین سطحی، ظواہر وقتی اور ربح وخسارہ کے حسابات کی پرواہ نہ کرے، بس ایک انسان اسی وقت کامیاب ہوگا جبکہ وہ اس بڑے جوہری قانون کی اتباع کرے جو کہ عالم کی چکی کا قطب اور زمانہ کی گردش کا محور ہے، اگر اس کے خلاف کرے گا تو وہ کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتا، فی الحقیقت وہ پہلا ذریعہ جو ہم کو اس اہم قانون کی اتباع تک پہنچا سکتا ہے وہ اس قانون کے وجود کا اعتقاد ہے پھر یہ کہ یہ قانون صالح

www.taemeernews.com

ہے، بلکہ اس کے سوا کوئی چیز صالح نہیں، دوستو! یہی روح اسلام ہے اور یہی روح نصرانیت بھی ہے اگر تم سمجھو تو اسلام نصرانیت ہی کی ایک قسم ہے، اسلام اور نصرانیت دونوں ہم کو حکم دیتے ہیں کہ ہم ہر چیز کے قبل اللہ پر بھروسہ رکھیں، نفس کو ہر قسم کی شہوات سے بچائیں، قلب کو خواہشات سے روکیں، اپنی آرزوں اور تمناؤں کی رو میں نہ بہیں، ہر قسم کی تکلیف اور مصیبت پر صبر کریں، اور یہ اعتراف کریں کہ ہم کچھ نہیں جانتے ہیں اللہ کی تمام تقسیموں اور تقدیروں پر راضی رہیں، اور اسی کو یدبیضا اور نعمت غرا سمجھیں، اور ہم ہر حالت میں الحمد للہ اور تبارک اللہ ذو الفضل والجلال کہیں اور ہمیشہ اعتراف کریں کہ اے اللہ ہم تیری قسمت پر راضی ہیں اگرچہ وہ قسمت موت ہی کیوں نہ ہو۔

وحی اور جبرئیل

اسلام کے فضائل میں سے ایک اپنے نفس کو اللہ کے راستہ میں قربان کرنا بھی ہے، یہ ان تمام فضیلتوں میں سب سے زیادہ اشرف ہے جو آسمان سے زمین کے انبیاء کرام پر نازل ہوئی ہیں بیشک یہ اللہ کا ایک نور ہے جو اس بڑے انسان کی روح میں چمکی، جس نے تمام ظلمتوں کو منور کر دیا، یہ حد سے زیادہ چمکیلی روشنی ہے جس نے ان سب ظلمتوں کو دفع کر دیا جو خسران اور ہلاکت تک پہونچاتی تھیں محمد صلعم نے اس نور کا نام

www.taemeernews.com

وحی اور جبریل رکھا، ہم میں سے کس کے اندر یہ طاقت ہے کہ اس کے لئے کوئی نام وضع کرے، کیا انجیل میں مذکور نہیں کہ اللہ کی وحی ہم انسانوں کو فہم و ادراک عنایت کرتی ہے؟ اس میں کوئی شک نہیں کہ خود علم اور حقیقت امور، اور جواہر اشیا تک رسائی بھی غامض رازوں میں سے اہم راز ہیں، منطقی لوگ بھی پوست کے سوا اصل حقیقت تک نہ پہونچ سکے نوفالیس کہتا ہے "کیا خود ایمان ایک زبردست معجزہ نہیں، جو اللہ کی ہستی پر زبردست دلیل ہے؟" پس جب محمد صلعم کی وحی اس واضح و ظاہر حقیقت کے شعلہ سے مشتعل ہو گئی، تو ان کا یہ شعور کہ حقیقت مذکورہ ان تمام چیزوں میں سب سے زیادہ اہم ہے جن کا علم انسان کے لئے ضروری ہے ایک بدیہی شئے کے علاوہ کوئی دوسری چیز نہ تھی۔

محمد رسول اللہ کا معنی

محمد صلعم پر اللہ تعالیٰ کا یہ انعام کہ اس نے ان کے لئے حقیقت کو کھول دیا اور ہلاکت و ظلمت سے نجات دی اور ان کا اس حقیقت کو تمام عالم کے نزدیک ظاہر کرنے کے لئے مضطر ہونا بس یہی تمام چیزیں محمد رسول اللہ کا معنی ہیں، بس یہی روشن سچائی اور حق مبین ہے۔

www.taemeernews.com

حضرت خدیجہ حضرت علی اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم کی فضیلت

میرے خیال میں تو یہ بات آتی ہے کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان کی طرف پہلے کچھ دہشت اور شک کے ساتھ توجہ کیا پھر ایمان لائیں اور یہ کہا قسم خدا کی جو کچھ آپ فرماتے ہیں بالکل حق ہے، نیز میرے تخیل میں یہ بات آتی ہے کہ محمد صلعم نے ان کے اس ایمان پر ان کا شکریہ ادا کیا' اور ان کے آتش فشاں سینہ سے نکلے ہوئے کلمات پر حضرت خدیجہ کے ایمان لانے میں آپ نے ایک ایسا حسن معائنہ کیا جو ما قبل کی تمام چیزوں سے فائق تھا کیونکہ انسان کی روح کے لئے سب سے زیادہ آرام دہ اور اس کے دل کو سب سے زیادہ ٹھنڈک پہنچانے والی چیز یہ ہے کہ وہ اپنے اعتقاد میں کوئی شریک حاصل کرے چنانچہ نوفالیس کہتا ہے "میں نے اپنے یقین کو زیادہ مضبوط اور اپنے اعتقاد کو زیادہ مستحکم کرنے والی چیز یہی دیکھا کہ کوئی دوسرا انسان میری رائے کے ساتھ ملجائے" بلاشبہ کسی ہم اعتقاد دوست کا ملنا بہت ہی اہم اور نعمت غیر مترقبہ ہے اسی وجہ سے محمد صلعم اپنی وفات تک حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرماتے رہے، یہاں تک کہ حضرت عائشہ آپ کی سب سے چھوٹی پیاری بیوی جو تمام مناقب اور فضائل میں مسلمانوں کے درمیان بہت مشہور ہیں

www.taemeernews.com

اور جو نہایت خوبصورت اور ذہین تھیں ایک مرتبہ رسول اللہ صلعم سے پوچھا "کیا میں خدیجہ سے زیادہ بہتر نہیں ہوں؟ وہ ایک سن رسیدہ بیوہ عورت تھیں جن کا حسن و جمال ختم ہو چکا تھا اور میں تو دیکھتی ہوں کہ آپ جس قدر ان سے محبت رکھتے تھے اس سے زیادہ مجھ سے محبت رکھتے ہیں" آپ نے جواب دیا ہرگز نہیں واللہ تم ان سے زیادہ افضل نہیں ہو، تم ان سے کس طرح بڑھ سکتی ہو، وہ سب سے پہلی انسان تھیں جو مجھ پر ایمان لائیں حالانکہ اس وقت تمام لوگ کافر اور منکر تھے اس وقت میرے لئے اس دنیا میں صرف ایک ہی دوست تھا اور وہ خدیجہؓ تھیں" پھر ان کے بعد آپ کے غلام زید بن حارثہ اور حضرت علیؓ ایمان لائے، خلاصہ یہ کہ یہی وہ تینوں ہستیاں ہیں جو سب سے پہلے ان پر ایمان لائیں۔

دعوت اسلام

اور جو کچھ محمد صلعم نے اس کے متعلق کہا

پھر آپ اپنا پیغام مختلف لوگوں کو سنانے لگے، لیکن سوائے جمود اور تمسخر کے کوئی نتیجہ نہیں نکلا، یہاں تک کہ تین سال کی مدت میں صرف تیرہ آدمی ایمان لائے، نہایت ہی مایوس کن حالت تھی لیکن وہ ان تمام

www.taemeernews.com

حالات میں منتظر رہے، تین سال کے بعد انھوں نے اپنے چالیس رشتہ داروں کی دعوت کی، جب سب لوگ دعوت سے فارغ ہو چکے تو آپ ان میں خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے، آپ نے اس خطبہ میں اپنی دعوت کا ذکر کیا اور بتایا کہ میں اس کو عالم کے تمام اطراف واکناف میں پھیلانا چاہتا ہوں، میری یہ دعوت ایک بہت بڑا مسئلہ ہے بلکہ مسئلہ وحیدہ ہے لہٰذا تم لوگوں میں سے کون میری مدد کرنا چاہتا ہے؟۔

حضرت علی کی مروت اور بہادری

اس عظیم الشان خطبہ کو سن کر لوگ ابھی حیرت اور استعجاب ہی کی حالت میں تھے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ مجمع میں کھڑے ہو گئے اس وقت ان کی عمر سولہ سال کی تھی، جماعت کی خاموشی نے ان کو غضبناک کر دیا، نہایت تیز لہجہ میں چیخ کر بولے میں آپ کا دوست اور مددگار ہوں، حاضرین سب کے سب رسول اللہ صلعم کے دشمن ومخالف تھے اور ساتھ ہی سب آپ کے رشتہ دار بھی تھے، اس مجمع میں آپ کے چچا ابو طالب بھی موجود تھے جو حضرت علی کے والد ہیں، ایک چالیس سال سے متجاوز انسان اور ایک سولہ سال کا بچہ یہ دونوں تمام عالم کے مقابلے کے لئے کھڑے ہوئے تھے، یہ منظر حد درجہ مضحک اور تعجب خیز تھا، چنانچہ تمام حاضرین ہنسنے لگے، لیکن فی الواقع یہ منظر قابل ضحک

www.taemeernews.com

اور قابل تعجب نہ تھا بلکہ بے حد اہم اور قابل غور تھا۔ حضرت علیؓ کے متعلق تو میں اس سے زیادہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے ان سے بے حد محبت اور عشق ہو گیا ہے کیونکہ وہ ایک شریف القدر اور کبیر النفس نوجوان تھے، انکا وجدان رحمت و نیکی اور قلب ہمت و شجاعت سے بھرا ہوا تھا، وہ شیر سے بھی زیادہ بہادر اور شجیع تھے، لیکن ساتھ ہی ان کی شجاعت، رقت و لطف سے بھی مخلوط تھی، جن کے ساتھ قرون وسطی کے صلیبی بہادر زیادہ مناسب تھے، حضرت علیؓ کوفہ میں دھوکے سے قتل کر دئے گئے، اس قتل کو انھوں نے اپنے اوپر اپنی شدت عدل کی وجہ سے حاصل کیا تھا کیونکہ وہ ہر انسان کو اپنے ہی جیسا عادل سمجھتے تھے، جس وقت موت سے کچھ پہلے قاتل کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا "اگر میں زندہ رہا تو پھر یہ چیز میری ہے اور اگر مر گیا تو پھر تمہارے حوالے ہے، اس کے بعد اگر تم لوگوں نے قصاص ہی پسند کیا تو پھر ضرب کے مقابلہ میں ضرب ہی ہونا چاہیئے اور اگر تم معاف کر دو گے تو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہوگا۔

رسول اللہ صلعم کے کام سے قریش کا رنجیدہ ہونا

محمد صلعم کا یہ کام قبیلۂ قریش کے لئے زیادہ رنج و غم کا باعث تھا جو کعبہ کے محافظ اور بتوں کے خادم تھے، اور ساتھ ہی آپ کے ساتھ دو

www.taemeernews.com

یا تین صاحب اثر لوگ بھی مل گئے، آپ کا کام سستی کے ساتھ چلتا رہا لیکن بہر حال سریان تو ضرور تھا ایک دم موقوف نہیں ہوا اور اس وقت آپ کا یہ تبلیغی کام بالطبع ہر انسان کے نزدیک مکروہ تھا وہ لوگ کہتے تھے کہ یہ کہاں کا اتنا بڑا شخص ہے جو کہتا ہے کہ ہم سب سے زیادہ عقلمند ہیں اور ہم لوگوں کو پتھر پوجنے کی وجہ سے احمق اور بے وقوف کہتا ہے۔

ابو طالب کی نصیحت اور محمد صلعم کی عزیمت

ابو طالب نے مشورہ دیا کہ تم اپنے کام کو چھپاؤ اور تنہا اس پر ایمان رکھو، قوم کو رنجیدہ نہ کرو، ان کے غصہ کو نہ بھڑکاؤ، ورنہ تمہاری زندگی خطرہ میں پڑ جائے گی، محمد صلعم نے جواب دیا "قسم خدا کی اگر سورج میرے دائیں ہاتھ میں اور چاند بائیں ہاتھ میں رکھ دیں تا کہ میں اس کام کو چھوڑ دوں تو میں اس وقت تک نہیں چھوڑ سکتا جب تک کہ اللہ اس دین کو غالب نہ کر دے یا میں خود نہ مر جاؤں"۔ یقیناً محمد صلعم کبھی بھی اس اہم کام سے دستبردار نہیں ہو سکتے تھے کیونکہ جس حقیقت کو انھوں نے بیان کیا وہ عین طبیعت میں سے ایک اہم چیز تھی، نہ تو اس سے بڑھ کر سورج ہو سکتا تھا نہ چاند اور نہ مصنوعات طبیعی میں سے کوئی مصنوع، ایسی اعلیٰ حقیقت کو سورج اور چاند کے خلاف، تمام قریش کی مرضیوں کے خلاف بلکہ تمام

www.taemeernews.com

خلائق اور کائنات کی طبیعت کے خلاف بھی ضرور ظاہر ہونا چاہیئے۔ تھا، بلاشبہ ضرور ظاہر ہونا تھا، اس کے ظاہر ہونے کے بغیر کوئی چارہ ہی نہ تھا، محمد صلعم نے اس طرح سے کامل یقین کے ساتھ جواب دیا، کہا جاتا ہے کہ ان کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا گئی تھیں، اپنے چچا سے نیکی اور شفقت کو محسوس کیا اور ادھر حالت کی سختی کو بھی ادراک کیا، آپ کو معلوم ہو گیا کہ کام کچھ آسان نہیں بلکہ حد درجہ خطرناک اور مشکل ہے۔

تبلیغی دعوت اور مصائب

بہرحال آپ اپنی دعوت اور پیغام کو ہر سننے والے تک پہونچاتے رہے، مکہ میں قیام کے وقت تک حاجیوں میں اپنے مذہب کی اشاعت کی مختلف جگہوں سے متبعین کچھ نہ کچھ مائل ہوتے رہے، لیکن اس درمیان میں آپ دشمنی، عداوت اور ہر قسم کے بغض وحسد سے ملاقی ہوتے رہے، قرابت دار آپ کی حمایت اور دشمنوں کی مدافعت کرتے تھے، لیکن آخر رسول اللہ صلعم اور آپ کے متبعین حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کے لئے طیار ہوئے اس عزم کی خبر قریشیوں کو مل گئی، ان لوگوں نے اس کو بہت ہی برا سمجھا، اور عداوت مکرر ہو گئی چنانچہ قریشیوں نے آپ کے راستہ میں جال پھیلا دیا اور مختلف حیلے کرنے لگے، اور سبھوں نے قسم کھائی کہ ہم محمد کو اپنے ہاتھوں سے قتل کریں گے، اسوقت تک حضرت خدیجہ اور ابوطالب

www.taemeernews.com

کا انتقال ہو چکا تھا، ہم کو اچھی طرح معلوم ہے کہ محمد صلعم اپنی اس خطرناک حالت پر ہمارے مرثیہ کے محتاج نہیں لیکن اتنی بات ضرور ہے کہ وہ اس وقت ایسی شدت اور بلاؤں میں مبتلا تھے کہ اس کے قبل کسی انسان نے بھی ان کو نہ دیکھا ہوگا پہاڑ کے غاروں میں چھپتے تھے، اور اس مکان سے اس مکان میں بھاگتے پھرتے تھے، کہیں پناہ کی جگہ نہ تھی اور نہ کوئی مددگار تھا، ہلاکت اور موت دھمکیاں دے رہی تھی، بعض وقت تو یہ حالت ہو جاتی کہ ہلاکت صرف ایک چھوٹی سی چیز پر موقوف ہوتی، مثلاً کسی متبعین محمد صلعم کے گھوڑوں میں سے صرف ایک گھوڑے کے بھاگنے پر، اگر یہ چیز واقع ہو جاتی تو یقیناً تمام امیدیں برباد ہو جاتیں، لیکن محمد صلعم کا یہ عظیم الشان کام اس قسم کی حالت پر ختم نہیں ہو سکتا تھا۔

محمد صلعم کو قتل کرنے کے لئے قریش کا حملہ اور مدینہ کی طرف ہجرت

جب آپ کی رسالت کا تیرھواں سال ہوا اور دشمنوں کو دیکھا کہ قتل کی فکر میں لگے ہوئے ہیں، جنکی تعداد چالیس تھی، ہر ہر قبیلہ سے ایک ایک شخص منتخب کیا گیا تھا، ان لوگوں نے آپ کو قتل کر دینے کے لئے باہم مشورہ کر لیا، تب رسول اللہ صلعم نے مکہ کو ایک نامناسب جگہ خیال کیا

www.taemeernews.com

اور یثرب کی طرف ہجرت کر گئے جہاں انصار آپ کے دوست بن گئے تھے، اسی شہر یثرب کا نام آج مدینہ ہے یعنی نبی کا شہر، یہ شہر مکہ سے دو سو میل کے فاصلہ پر واقع ہے پہاڑیوں اور چٹانوں کے درمیان آباد ہے، مشرق میں اسی ہجرت سے تاریخ کی ابتدا ہوتی ہے، ہجرت کا پہلا سال ۶۲۲ء کے مطابق ہوتا ہے۔ اس وقت رسول اللہ صلعم کی عمر ۵۵ سال تھی، اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اب بوڑھے ہو چکے تھے، اور آپ کے اصحاب بھی یکے بعد دیگرے دنیا سے رخصت ہوتے جا رہے تھے، جس کے باعث راستہ اور بھی زیادہ مشکل ہوتا جا رہا تھا، اب اگر اسوقت آپ خود اپنی ذات کے اندر شجاعت اور حرکت پیدا نہ کرتے اور آپ کے عزم سے امید کے چشمے نہ بہتے تو پھر ان مصائب کے درمیان جو آپ کو حاطہ کئے ہوئے تھے امید کی روشنی کو دیکھنا ناممکن ہو جاتا جیسا کہ اکثر قسم کی حالتوں میں ہر انسان کی یہی شان ہوتی ہے۔

ان لوگوں کی تردید جو کہتے ہیں کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا

اب تک رسول اللہ صلعم کی نیت یہی تھی کہ وہ اپنے دین کو حکمت اور موعظت حسنہ سے پھیلائیں، پھر جب دیکھا کہ ظالم لوگ محض آسمانی رسالت کے چھوڑ دینے پر ہی اکتفا نہیں کرتے بلکہ مجھے بھی خاموش کر دینا چاہتے ہیں تاکہ رسالت کی آواز ہمیشہ کے لئے بند ہو جائے تب پیغمبر صحرا نے

www.taemeernews.com

اپنی طرف سے مدافعت کا عزم وارادہ کر لیا، ایک مردانہ اور عزبی مدافعت گویا زبان حال سے یوں فرماتے تھے کہ اگر قریش کسی چیز سے راضی نہیں صرف جنگ ہی سے راضی ہو سکتے ہیں تو پھر ہمیں میداں ہمیں چوگاں ہمیں گوئے، دیکھ لیں کہ میں بھی کیسا بہادر انساں ہوں فی الواقع رسول اللہ صلعم نے بالکل سچ فرمایا، کیونکہ ان کی قوم کلمہ حق اور سچی شریعت کے سننے سے اپنے کان بند کر چکی تھی، وہ لوگ اسی خطرناک گمراہی میں باقی رہنا چاہتے تھے، محرمات کو مباح سمجھتے، لوٹ مار کرتے، بے گناہ انسانوں کے قتل سے دریغ نہ کرتے، ہر قسم کے گناہ اور فسق و فجور کو بالکل صحیح اور درست سمجھتے تھے، آپ ان کے پاس نرمی اور بردباری کے راستہ سے آئے، لیکن ان لوگوں نے سرکشی اور طغیانی ہی کو پسند کیا، پھر نتیجہ صاف ہے کہ حالات کو تیز تلوار، مضبوط نیزوں اور تیز رفتار گھوڑوں کے تحت ہی ہونا چاہئے تھا چنانچہ رسول اللہ صلعم نے اپنی باقی عمر تک کے لئے یہی فیصلہ کیا، یعنی بعد کے گیارہ سال صرف جنگ وجہاد میں گذرے، ایک پل بھی آرام سے نہیں بیٹھے اور نتیجہ وہی ہوا جو ہم سب کو معلوم ہے۔

لوگوں نے تلوار کے ذریعہ دین اسلام کے پھیلنے پر بہت کچھ قیاس آرائیاں کی ہیں، اور جن لوگوں نے اس چیز کو محمد صلعم کے کاذب ہونے پر بطور دلیل پیش کیا ہے انھوں نے تو سخت غلطی اور ٹھوکر کھائی ہے اور

www.taemeernews.com

درحقیقت محمد صلعم پر بہت بڑا ظلم کیا ہے، یہ لوگ کہتے ہیں اگر تلوار نہ ہوتی تو دین اسلام قطعًا نہیں پھیلتا، مگر سوال یہ ہے کہ وہ کیا چیز ہے جس نے تلوار کو پیدا کیا، وہ اسی دین کی قوت اور اسی دین کی حقانیت ہے، کوئی جدید خیال پہلے ایک شخص کے دماغ میں پیدا ہوتا اور اس کا معتقد وہی فرد واحد ہوتا ہے، فرد تمام مجموعہ عالم کا ضد ہے، پس جب یہ فرد تلوار اٹھاتا اور دنیا کے مقابلہ میں کھڑا ہوتا ہے، تو واللہ بہت کم شکست کھاتا ہے، میرا خیال تو یہ ہے کہ حق خود ہی حالت کے موقعہ و مناسب کے مطابق اپنے کو پھیلاتا ہے خواہ کسی طریقہ سے بھی ہو، نصرانیت نے بھی اسی طرح تلوار اٹھانے کو کبھی بُرا اور مکروہ نہیں سمجھا، بطور مثال وہ کافی ہے جو شارلمان نے قبائل سکسن کے ساتھ کیا تھا، میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں کہ حق کا انتشار خواہ تلوار سے ہو یا زبان سے یا کسی دوسرے آلہ اور ذریعہ سے بہرحال انتشار حق ہونا چاہیئے۔

ایک صحیح ہی صحیح ہوسکتا ہے

ایک حقیقت اپنی طاقت کو خطابت یا صحافت یا آگ کے ذریعہ پھیلاتی، اور اپنے ہاتھوں، پاؤں اور ناخنوں کے ذریعہ جد وجہد کرتی ہے کیونکہ ایک صحیح حقیقت اسی چیز کو شکست دے سکتی ہے جو مستحق شکست ہو، اس کے اندر یہ طاقت نہیں کہ وہ اپنے سے بہتر کو بھی فنا کر دے،

www.taemeernews.com

بلکہ اسی چیز کو فنا کرسکتی ہے جو غلط ہو اور صحیح نہ ہو کیونکہ یہ ایک ایسی جنگ ہے جس میں صرف طبیعت اور فطرت ہی کا حکم نافذ ہوتا ہے، جو حکم عادلانہ با انصاف اور قلب میں موثر ہو وہ کس قدر عمدہ حکم ہوتا ہے ایسی وہ حقیقت ہے جو جنگ و جدال اور چیخ و پکار کے بعد تنہا بڑھتی اور پھیلتی ہے۔

طبیعت کا انصاف

میں کہتا ہوں کہ فطرت اپنے حکم میں بہترین عادل ہے، ..... نہ صرف عادل بلکہ عادل، عاقل، راحم اور حلیم بھی ہے، تم گیہوں زمین میں ڈالنے کے لئے لیتے ہو، اور یہ بھوسی، پوست، اور مٹی اور دوسری گندگیوں سے مخلوط ہوتا ہے، لیکن تم کو اس کی پرواہ نہیں ہوتی، پھر گندگی سے بھرے ہوئے اسی گیہوں کو تم زمین کے اندر ڈال دیتے ہو جو نہایت ہی عادل اور شفیق ہے، کیونکہ یہ زمین تم کو صرف خالص اور پاک وصاف گیہوں ہی دیتی ہے، اور گندگیوں کو خود نگل جاتی اور دفن کر دیتی ہے تم ان گندگیوں سے متعلق ایک لفظ بھی ذکر نہیں کرتے، آخر کچھ دنوں کے بعد تم نہایت صاف اور پاکیزہ گیہوں حاصل کر لیتے ہو گویا خالص ہونے سے ڈھلا ہوا دانہ ہے اور کثافتوں کو مہربان اور شفیق زمین خود ہضم کر لیتی ہے بلکہ ان کثافتوں کو اشیاء نافعہ کی شکل میں بدل دیتی ہے تم ان کے متعلق زمین سے کچھ بھی شکایت نہیں کرتے، یہی حال طبیعت اور فطرت کا

www.taemeernews.com

بھی ہے، فطرت مجسم حق ہے باطل نہیں، وہ عادل، رحیم اور شفیق ہے، وہ چیزوں کے لئے صرف یہ شرطیں متعین کرتی ہے کہ مغز اور درست ہوں پس اگر کوئی ایسی چیز ہے تو طبیعت اس کی حفاظت وحمایت کرتی ہے۔ اور اگر اس کے خلاف ہے تو پھر اس کی حمایت وحفاظت سے انکار کرتی اور دستبردار ہو جاتی ہے، اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ طبیعت ہر شئے کی روح حق کی حفاظت کرتی ہے، کیا یہی حال گیہوں اور طبیعت کا نہیں ہے؟ پس یقین کرو کہ ہر حقیقت کبریٰ کا یہی حال ہے خواہ وہ دنیا میں آچکی ہو یا بعد میں آئے گی، یعنی حقیقت، حق و باطل سے مخلوط ہوتی ہے، ہمارے پاس حقائق قضایائے منطقیہ اور کائنات کے علمی نظریوں کے لباس میں جلوہ گر ہوتی ہیں، لیکن قطعاً ناممکن ہے کہ وہ سب صحیح اور درست ہی ہوں، پھر ایک دن ایسا آئے گا جس میں اس کا نقص اور غلطیاں ضرور ظاہر ہو کے رہیں گی، اس طرح سے ہر حقیقت کا جسم مر جاتا اور فنا ہو جاتا ہے، لیکن روح ہمیشہ باقی رہتی ہے اور پھر اپنے ظاہر ہونے کے لئے کوئی دوسرا پاک لباس اور اشرف بدن حاصل کر لیتی ہے، اسی طرح یہ روح ہمیشہ ایک اچھے کپڑے اور بدن سے نکل کر دوسرے اعلیٰ اور عمدہ کپڑے اور بدن میں منتقل ہوتی رہتی ہے، یہی فطرت کا قانون ہے جس میں تغیر و تبدل کی گنجائش نہیں، ہاں بلا شبہ جوہر حقیقت زندہ رہتا ہے فنا نہیں

www.taemeernews.com

ہوتا، البتہ نقط مبہم اور امر وحید جو طبیعت کو عارض ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا یہ روح حق ہے؟ اور کیا اعماق طبیعت کی آواز ہے؟ طبیعت کے نزدیک وہ چیز جس کو ہم نقار اور عدم نقار کہتے ہیں کچھ زیادہ مبہم نہیں اور نہ یہ انتہائی سوال ہے، اسی طرح جب تم اپنی ذات کو کسی حکم کے لئے پیش کرو تو طبیعت کے نزدیک یہ اہم نہیں کہ تمہارے اندر گندگی ہے یا نہیں، بلکہ اہم یہ ہے کہ کیا تمہارے اندر جوہر حق اور روح صدق ہے یا نہیں یا تشبیہی عبارت میں یوں سمجھو کہ طبیعت کے نزدیک یہ سوال کچھ بھی اہمیت نہیں رکھتا کہ تمہارے اندر پوست ہے یا نہیں بلکہ اصل سوال یہ ہے کہ کیا تمہارے اندر مغز ہے؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ طبیعت پاک وصاف ہے، میں کہتا ہوں کہ ہاں وہ یقیناً پاک وصاف ہے، البتہ تم پوست ہو اور باطل، جھوٹے، مکار، بے روح، اور محض اصطلاح وعادت ہو تمہارے اور راز کون اور قلب وجود کے درمیان کوئی تعلق اور کوئی صلہ نہیں، واقعہ تو یہ ہے کہ نہ تم پاک ہو اور نہ ناپاک بلکہ تم لاشے ہو طبیعت تمکو پہچانتی بھی نہیں اور وہ تم سے بالکل بری اور علیحدہ ہے۔

گذشتہ دور میں اسلام اور نصرانیت

ہم نے تو اسلام کو نصرانیت کی ایک قسم سمجھا اور اس کا نام اسلام رکھا ہے، اگر ہم اس بات پر نظر رکھیں کہ اسلام کس طرح قلب میں جلد اثر کرتا

www.taemeernews.com

اور کس قدر سختی کے ساتھ نفوس میں موثر ہوتا اور کتنا جلد خون کے ساتھ رگوں میں مخلوط ہو جاتا ہے، تو یقین کرنا پڑے گا، کہ اسلام اس نصرانیت سے بہت بہتر ہے جو اس وقت شام، یونان اور تمام اقطار و بلدان میں پھیلی ہوئی تھی، وہ نصرانیت جو اپنے جھوٹے شور و غل سے درد سر پیدا کرتی اور قلب کو ایک مردہ چٹیل میدان بنا دیتی تھی، اگرچہ اس میں کچھ حق کا عنصر تھا لیکن بالکل ہی دھندلا اور صرف اسی دھندلے حق کی برکت سے لوگ اس پر ایمان لاتے تھے، حقیقت تو یہ ہے کہ وہ نصرانیت در اصل نصرانیت کی ایک چھوٹی قسم تھی، لیکن خود نصرانیت بہرحال ایک زندہ چیز ہے، محض بیکار اور جھوٹے قضایا نہیں ہیں۔

عربوں کی بت پرستی اور ان کے لغو عقائد کا خاتمہ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے جھوٹے بتوں، یونان و یہود کے مذاہب، ان کی روایات، ان کے براہین اور مزعومات و قضایا کو دیکھا، ایک صحرائی انسان کی طرح سچے دل اور حقیقت تک پہنچ جانے والی نظر دل سے دیکھا، پھر اپنے دل میں کہا، یہ بت پرستی بالکل ہی باطل شے ہے اور یہ بت جن کو تم تیلوں اور روغنوں سے صیقل کرتے ہو تاکہ ان پر مکھیاں آکر بیٹھیں، محض پتھر ہیں جو نہ ضرر پہنچا سکتے اور نہ نفع، یہ بت پرستی حد درجہ مکروہ اور بے انتہا بری اور کفر ہے، حق یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی

www.taemeernews.com

معبود نہیں، وہی تنہا معبود ہے جس کا کوئی شریک نہیں، اسی نے تم کو پیدا کیا، اسی کے ہاتھ میں تمہاری موت وحیات ہے، وہ تم پر خود تم سے بھی زیادہ مہربان ہے، اگر تم سمجھ دار ہو تو یقین کرو کہ جو کچھ مصیبت تم کو پہنچتی ہے وہ یقیناً تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔

بلاشبہ وہ دین جس پر یہ بت پرست عرب ایمان لائے، اور اپنے ناری قلوب میں اس کو مضبوطی کے ساتھ جگہ دی، یقیناً اس لائق ہے کہ اس کو حق تسلیم کیا جائے اور اس کی تصدیق کی جائے، اور جو قواعد اس دین نے ان کو سکھلائے وہی تو وہ شے وجد ہے جس پر انسان کو ایمان لانا چاہئے، یہی چیز جمیع ادیان کی روح ہے، ایسی روح جو مختلف کپڑے اور متعدد لباس میں جلوہ گر ہوتی ہے، حالانکہ فی الواقع وہ ایک ہی شے ہے، اسی روح کی اتباع کرنے سے انسان اس بڑے معبد یعنی تمام عالم کا امام بن سکتا ہے جو اپنے خالق کے قواعد پر جاری اور اس کے قوانین کے تابع ہیں، کسی حال میں بھی ان قوانین کا خلاف نہیں کر سکتے، واجب کی تعریف اس سے بہتر میں نے کبھی نہیں دیکھی تھی دینیات کے منہاج پر ہی چلنے میں ہر قسم کی بھلائی ہے کیونکہ فلاح اسی میں ہے، بشرطیکہ یہ منہاج دینا طریق فلاح بھی ہو ورنہ نہیں۔

محمد صلعم تشریف لائے، ان کو دیکھتے ہی عیسائی جماعتوں نے مجادلہ

www.taemeernews.com

ومباحثہ کا بازار گرم کر دیا، مگر اس سے کیا فائدہ اور کیا نتیجہ نکلا، ترتیب قضایائے منطقیہ کی صحت اور ان کا حسن انتاج کچھ اہمیت نہیں رکھتا' بلکہ اہم یہ ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ خالق ہے؟ اور کیا تمام بنی آدم اس حقیقت کبریٰ پر یقین رکھتے ہیں؟ اسلام دنیا کے تمام جھوٹے مذاہب پر آیا اور انکو نگل گیا کیونکہ اسلام ایک ایسی حقیقت ہے جو قلب طبیعت سے خارج ہوئی ہے' ابھی اسلام کا اچھی طرح غلبہ بھی نہیں ہوا تھا کہ تمام وثنیات عرب اور جدلیات نصاریٰ جل کر خاک ہو گئے' گویا ہر وہ مذہب جو حق نہیں ایک سوکھی لکڑی تھا' جس کو اسلام کی آگ کھا گئی' بس تمام جھوٹے مذاہب تو ختم ہو گئے' لیکن آگ ابھی تک اسی آب و تاب کے ساتھ باقی ہے۔

قرآن اور اس کا اعجاز

قرآن پر مسلمانوں کا فرط اعجاب اور اس کے اعجاز کو تسلیم کرنا یہ اس بات کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ مختلف اقوام کے ذوق مختلف ہوتے ہیں' بلا شبہ ترجمہ' اصل متن کی فصاحت و بلاغت اور اس کے حسن کو بہت کچھ باطل کر دیتا ہے' اسی وجہ سے تم ایک یورپین کو دیکھوگے کہ وہ قرآن کے پڑھنے میں ایک قسم کی بے توجہی محسوس کرتا ہے کیونکہ وہ قرآن کے انگریزی ترجمہ کو اسی طرح پڑھتا ہے جس طرح اخبارات پڑھے جاتے ہیں' قرآنی صفات

www.taemeernews.com

ہیں وہ طول طویل تھکا دینے والے اقوال کا ایک وسیع چٹیل میدان قطع کرتا ہے اور اپنے ذہن میں کلموں کے ٹیلے اور پہاڑوں کو ٹھونستا ہے، تاکہ ان کے درمیان کسی مفید بات سے واقف ہو سکے، لیکن اب ایک عرب کو اس کے برخلاف پاؤ گے، کیونکہ اس کی آیتوں اور اس کے ذہن کو درمیان ایک قسم کی سخت مناسبت ہے، علاوہ ازیں وہ اصل متن پڑھتے ہیں۔ جس کا حسن و رونق ترجمہ کی وجہ سے باطل نہیں رہتا، اسی وجہ سے عربوں نے اس کو معجزہ سمجھا، اور اس کو اتنی بڑی فضیلت اور بزرگی دی کہ بڑے بڑے پرہیزگار نصاریٰ نے انجیل کو بھی نہیں دی، یہی قرآن ہر مکان اور ہر زمانہ کے لئے تشریع و عمل کا قانون ہے، اور یہی وہ قانون ہے جس کی اتباع مسلمانوں پر زندگی کے تمام مسائل اور شعبے میں قطعی اور واجب ہے، اور یہی وہ وحی الہٰی ہے جو لوگوں کی ہدایت کے لئے آسمان سے نازل ہوئی ہے، یہ قرآن مسلمانوں کے لئے ایک روشن چراغ ہے جو انہیں عیش و آرام اور سعادت کی طرف رہنمائی کرتا اور صراط مستقیم دکھاتا ہے یہی قانون تمام احکام قضا کا مصدر ہے، یہی قرآن وہ کتاب ہے جس کا پڑھنا، حفظ کرنا اور زندگی کے وسیع میدان کی تاریکی میں اس سے روشنی حاصل کرنا ہر مسلمان کے لئے قطعی اور ضروری ہے، مسلمانوں کے ممالک میں بیشمار ایسی مسجدیں ہیں جن میں پورا قرآن ہر روز ایک مرتبہ پڑھا جاتا

www.taemeernews.com

ہے، تیس حافظ اس کو یکے بعد دیگرے پڑھتے ہیں، اس طرح سے دنیا میں صرف یہی وہ کتاب ہے جس کی آواز خدا کی ہزاروں مخلوق کے کانوں میں ہمیشہ گونجتی رہتی ہے اور آج بارہ صدی سے ہر لحظہ اور ہر سکنڈ میں ان کے دلوں پر اثر کر رہی ہے، کہا جاتا ہے کہ بعض فقہا نے اس کو ستر ہزار بار پڑھا ہے۔

قرآن کے فضائل میں سے اخلاص بھی ہے

جب کوئی بات زبان سے نکلتی ہے تو وہ کان سے آگے نہیں بڑھتی اور جب دل سے نکلتی ہے تو دل تک پہنچ جاتی ہے جیسا کہ کسی نے کہا ہے۔

بات جو دل سے نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

قرآن بھی اسی طرح محمد صلعم کے دل سے نکلا ہے، پس وہ بھی اپنے پڑھنے والے اور سننے والے کے دل میں پہنچ جاتا ہے، براڈیہ اور اس جیسے لوگ کہتے ہیں کہ قرآن مکر و فریب کا ایک ٹکڑا ہے جس کو محمد نے لکھکر اس لیے پیش کیا کہ وہ اس کے حاصل کردہ گناہوں کے لئے ایک عذر اور مقصود تک پہونچنے کے لئے ایک ذریعہ ہو سکے (نعوذ باللہ) لیکن اب وقت آگیا ہے کہ ہم اس قسم کے لغو اور غیر ذمہ دارانہ کلام کی بزور تردید کریں، مجھے تو ان لوگوں پر سخت غصہ آتا ہے جو اس قسم کی لغو اور جھوٹی باتیں محمد کی طرف منسوب کرتے ہیں، ایک سچی نظر والا انسان کبھی بھی قرآن

www.taemeernews.com

کے متعلق اس قسم کی باطل رائے پیش کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا' قرآن کو اگر غور سے دیکھو گے تو معلوم ہوگا کہ وہ ایک روشن چنگاری ہے جو بڑی روح والے انسان کو خاموش خلوتوں کی طویل غور و فکر کے بعد ملی' حوادث قلبی لمحۂ بصر سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ ان کے قلب پر ہجوم کرتے اور سینہ میں جمع ہوتے تھے یہاں تک کہ قریب تھا کہ نکلنے کی بھی جگہ نہ ملے۔ جو کچھ آپ نے ارشاد فرمایا وہ اس کے اعتبار سے بہت ہی کم ہے جو آپ کی بڑی قوی روح میں جوش مارتا تھا علاوہ ازیں کبھی کبھی واقعات اور مصائب بھی آپ کو زیادہ غور و فکر اور صفائی کلام کا موقعہ نہ دیتے تھے' ہمکو معلوم ہے کہ وہ اس تئیس سال کی مدت میں ہمیشہ کسی نہ کسی مصیبت میں گرفتار رہے گویا آپ متواتر آنے والی حوادثوں کی چکی کے لیے قطب تھے' تمام عالم میں ہرج و مرج اور فتنہ و فساد پھیلا ہوا تھا' قریش اور کفار کے ساتھ جنگ' اصحاب کی باہمی مخاصمت اور خود ان کے نفس کا ہیجان و ثوران' ان تمام باتوں نے محمد صلعم کو ہمیشہ مصیبتوں اور مشقتوں میں مبتلا کر رکھا تھا' رسالت حاصل ہونے کے بعد کبھی آپ کو آرام اور چین نصیب نہ ہوا' آپ کی تیز روح رات بھر بیداری کی حالت میں تخیل کرتی اور مختلف قسم کی فکریں ان کے ذہن میں وارد ہوتیں' یہاں تک کہ جب کوئی اچھی فکر چمکتی تو اس کو آسمان سے اترا ہوا ایک نور خیال کرتے' اور ہر مقدس

www.taemeernews.com

وہ تم بالشان عزم کو جبریئل اور وحی سمجھتے تھے، یہ جھوٹے اور جاہل لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ شعبدہ باز اور مکار تھے، قطعاً نہیں، ہرگز نہیں، وہ قلب جو گرم اور جوش مارنے والا تھا، گویا غور و فکر کا ایک مشتعل تنور تھا، ایسا قلب شعبدہ باز اور حیلہ جو نہیں ہوسکتا، وہ اپنی زندگی کو اپنی نظر میں حق اور اس عالم کو ایک بہت بڑی حقیقت سمجھتے تھے۔

اخلاص ہی منشاء فضیلت ہے

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ خالص اور پاک اخلاص ہی قرآن کی وہ فضیلت ہے جس نے اس کو عربوں کے نزدیک اس قدر محبوب بنا دیا فی الواقع ہر کتاب کی اوّل اور آخری فضیلت یہی ہے، اور یہی اخلاص دوسرے فضائل کا بھی منبع و منشا ہے بلکہ اس کے علاوہ کسی ایسی دوسری چیز کا ہونا غیر ممکن ہے جو کتاب کے لئے کوئی فضیلت پیدا کر سکے التعجب کی بات تو یہ ہے کہ تم کو قرآن میں شعر کی ایک اصلیت نظر آئے گی جو ابتدا سے انتہا تک چلتی ہے اور اس کے درمیان جا بجا ایک نبی حکیم کے نظرے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ زندگی کے تمام شعبے میں محمد صلعم کو کامل بصیرت حاصل تھی، پھر ان کے اندر اپنے ذہنی معلومات کو ہم لوگوں کے ذہنوں میں ڈالنے اور بٹھا دینے کی بھی بڑی زبردست قدرت تھی۔

www.taemeernews.com

قرآن اشیاء کی تہ تک پہنچا ہوا ہے

قرآن مجید میں جو کچھ نماز اور تحمید و تمجید کے تذکرے موجود ہیں ان پر مجھ کوئی تعجب نہیں، کیونکہ بعینہ ان کے مشابہ یہ چیزیں انجیل میں بھی ملتی ہیں بلکہ میں قرآن کی اس صفت پر تعجب کرتا ہوں جو اس میں اسرار امور تک نفوذ کرنے کی صلاحیت پائی جاتی ہے، بس یہ چیز مجھے بہت زیادہ لذت پہنچاتی اور بہت زیادہ متعجب کررہی ہے۔ وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء (اور یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا عطا کرتا ہے)

اسلام کی نظر میں معجزے

محمد رسول اللہ صلعم سے جب سوال کیا گیا کہ آپ معجزہ پیش کریں تو آپ نے فرمایا یہ عالم اور کائنات تمہارے لئے کافی معجزہ ہیں، تم زمین میں غور کرو، کیا یہ اللہ کی عجیب صنعت نہیں؟ اور کیا اللہ کے وجود اور اس کی عظمت پر زبردست نشانی نہیں؟ یہ زمین جس کو اللہ نے تمہارے لئے پیدا کیا اور اس پر راستے بنائے جن پر تم آرام سے چلتے ہو اور اس میں سے روزی حاصل کرتے ہو، اور یہ بادل جو آفاق میں چلتا ہوا نظر آتا ہے معلوم نہیں کہ کہاں سے آیا اور کہاں جا رہا ہے، فضا میں معلق ہے، پہلے وہ بالکل سیاہ ہو جاتا پھر مردہ زمین کو زندہ کرنے کے لئے زور سے برسنے لگتا ہے، جس سے نباتات، کھجور اور انگور وغیرہ پیدا ہوتے ہیں، کیا یہ تمام چیزیں

www.taemeernews.com

معجزہ اور آیات نہیں؟ یہ چوپائے جن کو اللہ نے تمہارے لئے پیدا کیا اور جو تمہارے لیے گھاس کو دودھ میں بدل دیتے ہیں، اور یہ بڑی بڑی کشتیاں (آپ اکثر کشتیوں کا ذکر کرتے) جو ایک بڑے متحرک پہاڑ کی طرح معلوم ہوتی ہیں، اور اپنے پر پھیلائے ہوئے سمندر کی خطرناک سطحوں کو چیرتی ہیں، ہوا چلتی ہے تو یہ کشتیاں چلتی ہیں اور جب اللہ تعالیٰ ہوا کو روک لیتا ہے تو دفعتہً ٹھہر جاتی ہیں، قسم خدا کی یہ سب معجزات ہیں، اب ان کے بعد پھر تم کس قسم کا معجزہ چاہتے ہو؟ انسانو! کیا خود تم ایک معجزہ نہیں؟ ایک وقت تم موجود نہیں تھے، پھر اللہ نے تم کو پیدا کر کے جمال، قوت اور عقل وغیرہ عطا فرمایا اور تم کو اشرف صفات یعنی رحمت عنایت کیا، پھر تم بوڑھے ہو جاؤ گے تمہاری ہڈیاں کمزور ہو جائیں گی اور آخر پہلے کی طرح غیر موجود اور معدوم ہو جاؤ گے۔" اللہ نے تم کو رحمت عنایت فرمائی" اس جملہ نے مجھے سخت حیرت میں ڈال دیا کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ انسان کو بلا رحمت پیدا کرتا تو پھر انسان کا کیا حال ہوتا، یہ محمد صلعم کی ایسی باریک نظر ہے جو حقیقت کی تہ تک پہونچی ہوئی ہے، اسی طرح میں آنحضرت صلعم میں زبردست شعری دلائل اور اکرم خصال و اشرف محامد کے آیات بھی دیکھتا ہوں اور آپ میں ایک بڑی عقل راجح، بیدار آنکھ، صادق قلب اور نہایت ہوشیار دماغ بھی پاتا ہوں، خلاصہ یہ کہ آپ ایک قوی، ہر فن ماہر انسان تھے

www.taemeernews.com

اگر شاعر ہونا چاہتے تو زبردست شاعر ہوتے اور اگر مشہور شہسوار ہونا چاہتے تو بہادر شہسوار ہوتے یا بادشاہ ہونا چاہتے تو بہت بڑے بادشاہ ہوتے، غرضکہ ہیرو اور بہادروں کی جس صنف کو پسند کرتے اس میں سب سے زیادہ فائق اور ماہر ہوتے۔

بلاشبہ یہ عالم ان کی نظر میں زبردست معجزہ تھا اور اس میں آپ بھی وہی چیز دیکھتے تھے جس کو بڑے بڑے مفکرین دیکھتے ہیں یہاں تک کہ شمالی وحشی قوم بھی وہی چیز دیکھتی ہے، وہ یہ کہ یہ ٹھوس اور جامد مادی عالم جو درحقیقت لاشئے محض ہے، اللہ کے وجود پر ایک زبردست آیت اور نہایت مستحکم دلیل ہے، اور عالم ایک سایہ ہے جس کو اللہ نے فضا کے سینہ پر معلق کر دیا ہے، اس کے سوا عالم کی حقیقت کچھ بھی نہیں آنحضرت صلعم فرماتے تھے یہ بڑے بڑے پہاڑ عنقریب تحلیل اور بادل کی طرح فنا ہو جائیں گے، پہاڑ زمین کے ستون ہیں، یہ زمین بھی قیامت کے دن فنا ہو کر فضا میں گرد و غبار بنجائیگی، آپ کی آنکھوں کے سامنے اللہ کی طاقت ہر چیز پر مسلط اور واضح تھی، ہر مکان ایک مجہول و بارونق قوت سے بھرا ہوا نظر آتا تھا، اسی کا نام قوت صادقہ، جوہر اور حقیقت ہے، اور اسی چیز کو علماء عصر قوت اور مادہ کہتے ہیں، یہ لوگ اس کو ایک مقدس چیز نہیں سمجھتے بلکہ اس کو شئے بھی نہیں سمجھتے، وہ تو ان کے نزدیک چند ایسی چیزیں ہیں

www.taemeernews.com

جو درہموں کے عوض فروخت اور مثقالوں سے وزن کی جاتی ہیں، اور یہی وہ چیز ہے جو بڑے بڑے اسٹیم انجن والے جہازات کے چلانے میں استعمال کی جاتی ہے، کیمیا اور حساب بھی کیسی چیزیں ہیں، جنھوں نے اللہ کے پوشیدہ راز کو اس طرح ہمارے سامنے ظاہر کر دیا، پھر اس کے بعد خدا کے اس اہم راز کو بھول جانا بھی کس قدر شرم کی بات ہے، اگر ہم اسی کو فراموش کر جائیں تو پھر اس کے بعد کونسی چیز مستحق ذکر رہ جاتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر علوم بھی مردہ اور فانی ہیں، فی الواقع میں تو تمام علوم کو سوکھی اور مردہ لکڑی کی طرح سمجھتا ہوں، کیونکہ علم ایک بڑھنے والے درخت اور کثیف جنگل کے مثل نہیں ہے جو ہمیشہ اپنا اثر ایک لکڑی اور درخت کے بعد دوسری لکڑی اور درخت سے دیتا رہتا ہے، ایک انسان اسی وقت علم پا سکتا ہے جبکہ وہ اس کو پہلے عبادت میں تلاش کرے، یعنی علم در اصل اسی انسان کا علم ہے جو عبادت گذار ہو ورنہ پھر وہ علم جھوٹا اور محض دردسر ہے۔

ان لوگوں کی تردید جو اسلام پر شہوانیت کا الزام لگاتے ہیں

دین اسلامی کی شہوانیت پر بھی بہت کچھ کہا گیا اور بہت کچھ لکھا گیا ہے، میرے نزدیک یہ تمام مکتوبات و تحریرات ظلم ہیں، کیونکہ اگر کسی محرمات کو آنحضرت صلعم نے مباح قرار دیا تو یہ ان کی طرف سے نہیں ہوا بلکہ وہ تو اسی قانون کے مطابق جاری ہوا جو عربوں کے نزدیک بہت ہی قدیم زمانہ سے

www.taemeernews.com

چلا آرہا تھا آنحضرت صلعم نے حتی الامکان ان چیزوں کو کم کرنے کی کوشش فرمائی اور ان پر اپنی طاقت اور امکان کے مطابق حدود متعین فرمائے، لیکن ان تمام کے باوجود بھی دین محمدی کچھ سہل اور آسان نہیں، کیونکہ سہل ہو سکتا ہے، اس میں پنجوقتہ نمازیں، وضو، روزہ اور دوسرے سخت قوانین مثلاً حرمت شراب وغیرہ بھی ہیں، لوگوں کا یہ خیال غلط ہے کہ اسلام کی کامیابی اور انسانوں کا اس کو قبول کرنا اسلام کی سہولت کی وجہ سے ہوا یہ طعنہ توفی الواقع اسلام پر ان تمام طعنوں سے زیادہ فحش ہے، جو آج تک بنی آدم پر کیا گیا ہے، اسی طرح یہ خیال بھی غلط ہے کہ وہ بڑے بڑے کام جو آنحضرت صلعم نے انجام دیئے، دراصل طلب راحت و لذت کے لئے تھا قطعًا نہیں، کیونکہ ایک معمولی انسان بھی کسی عظمت اور جلال سے خالی نہیں ہوتا، ایک فوجی جو جنگوں میں اپنی روح کو معمولی اور حقیر اجرت پر فروخت کرتا ہے، اس کے اندر بھی ایک قسم کی شرافت ہوتی ہے جس کی وہ قسم کھایا کرتا ہے چنانچہ کہتا ہے میری شرافت کی قسم میں ضرور ایسا کروں گا حقیر سے حقیر آدمی بھی یہ آرزو نہیں کرتا کہ وہ ہمیشہ حلوا ہی کھایا کرے بلکہ اس کی آرزو کبھی یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ کوئی شریف عمل اور محمود فعل انجام دے اور لوگوں کے نزدیک ثابت کرے کہ وہ بھی ایک مرد فاضل اور شریف ہے، کوئی شخص کسی بیوقوف انسان کی طرف متوجہ ہوتا اور اس کو عزت کے

www.taemeernews.com

راستے بتاتا ہے، اس کو سن کر وہ بیوقوف بھی فوراً تیار ہو جاتا اور اس کا دل ہمت و شجاعت سے بھر جاتا ہے، پھر ایک روز وہی بیوقوف میدان عمل کا ہیرو بن جاتا ہے، وہ لوگ کس قدر ظالم ہیں جو انسان پر یہ تہمت لگا دیتے ہیں کہ فلاں شخص فطرتاً راحت طلب اور عیش و آرام کا دلدادہ ہے، انسان کا مقصود اور اس کو اپنی طرف جذب کرنے والی یہ چیزیں ہیں مثلاً خطرات، مشکلات، شہادت اور قتل وغیرہ، دنیا میں کبھی بھی لوگوں نے کسی دین کی اتباع اس وجہ سے نہیں کی کہ انہیں اس میں متاع و لذت ملنے کی امید تھی بلکہ اس وجہ سے کہ یہ دین ان کے قلوب میں شرف و عظمت کے اسباب پیدا کرے گا۔

شہوتوں سے آنحضرت صلعم کی برارت اور آپ کا تقشف اور تواضع

آنحضرت صلعم شہوت کے بندے نہیں تھے، جو لوگ ان پر یہ اتہام لگاتے ہیں وہ ظالم ہیں اور سرکش ہیں، اگر ہم محمد صلعم کو بھی ایک ایسا شہوت پرست انسان سمجھیں جس کا مقصود محض تکمیل لذت ہوتا ہے تو فی الواقع پھر دنیا میں کوئی عفیف اور نیک انسان کا وجود ہی ثابت نہیں ہو سکتا اور ہم لوگ سخت گنہگار اور ظالم ہوں گے، آنحضرت صلعم کو تو لذات سے کوئی نسبت ہی نہ تھی، ان کے اور لذتوں کے درمیان تو اتنا ہی فرق تھا جتنا کہ

www.taemeernews.com

آسمان اور زمین کے مابین ہے، وہ اپنے مسکن، کھانے پینے، لباس اور تمام امور و حالات میں زاہد اور متقشف تھے، ہمیشہ ان کا کھانا روٹی اور پانی ہوتا تھا، بسا اوقات مہینوں گذر جاتے اور آپ کے مکان میں آگ روشن نہ ہوتی، مورخین کہتے ہیں اور کیا ہی خوب کہتے ہیں کہ وہ خود ہی اپنے ہاتھ سے اپنا کپڑا رفو کر لیا کرتے تھے، کیا اس کے بعد بھی عزت و فخر کا کوئی درجہ ہے؟ -

آنحضرت صلعم بھی کیا ہی اعلیٰ انسان تھے، معمولی سا موٹا لباس، موٹے کھانے، دن بھر اللہ کے راستہ میں کوشش کرنے والے، رات بھر عبادت کے لئے جاگنے والے اور ہر وقت اللہ کے دین کو پھیلانے میں مشغول رہنے والے تھے، ان تمام سے ان کا مقصود کوئی رتبہ یا دولت یا طاقت وغیرہ حاصل کرنا مقصود نہیں تھا جیسا کہ کم ظرف لوگوں کا وطیرہ ہوتا ہے۔ ان تمام سے ان کا مقصود ذکر اور شہرت نہیں تھا، خواہ وہ کیسی شہرت بھی ہو، قسم خدا کی وہ ایک مرد عظیم تھے، ورنہ ان کو سخت دل عربوں سے اس قدر زبردست توقیر، احترام، اور تعظیم و تکریم کبھی بھی حاصل نہیں ہو سکتی تھی، ناممکن تھا کہ وہ عربوں کی قیادت اور ان کے ساتھ تیئیس سال تک معاشرت کرتے، کیونکہ تمام عرب آپ کے گرد مجتمع تھے اور آپ کے سامنے قتال و جہاد کرتے تھے، ان عربوں کی طبیعت میں صد درجہ تیزی، غلظت

www.taemeernews.com

جلد بازی، سختی، غرور اور بد خلق وغیرہ تھی، لہذا وہ شخص جو انہیں مہذب اور خوش خلق بنانے اور ان کی غلظت کو فنا کرنے میں اس طرح کامیاب ہوا کہ وہ تمام اس کے ماتحت اور غلام بن گئے، قسم خدا کی یقیناً وہ شخص بہادر اور زبردست انسان ہے، اگر یہ عرب لوگ آنحضرت صلعم میں شرافت اور فضیلت کی علامت نہ دیکھتے تو یقیناً وہ ان کے ماتحت کبھی نہ ہوتے اور نہ ان پر ایمان لاتے، حالانکہ واقعہ تو یہ ہے کہ عرب لوگ انگلیوں سے بھی زیادہ آپ کے مطیع اور فرمانبردار تھے۔

میرا تو یہ خیال ہے کہ اگر عربوں کو محمد صلعم کی بجائے کوئی قیصر مع اپنے تخت و تاج کے بادشاہ بنا دیا جاتا تو یقیناً وہ بھی ان لوگوں کی اطاعت فرمانبرداری اس قدر حاصل نہیں کر سکتا تھا جس قدر آنحضرت صلعم نے اپنے ان کپڑوں میں حاصل کر لیا جن میں وہ اپنے ہاتھ سے پیوند لگایا کرتے تھے عظمت اس کا نام ہے اور ہیرو ایسے ہی انسان کو کہتے ہیں۔

محمد صلعم کے اخلاق حسنہ

آپ کے آخری کلمات تسبیح اور نماز ہوتے تھے، آپ کے قلب کی آواز خوف و رجاء کے درمیان معلق ہوتی، آپ کو یہ خیال ہوتا کہ ممکن ہے یہ آواز خدا تک پہنچ جائے اور ممکن ہے کہ نہ پہنچے، میں نہیں سمجھتا کہ شدت تدین نے ان کی فضیلت میں کچھ بھی عیب لگایا، ہرگز نہیں بلکہ اس چیز نے توانکی

www.taemeernews.com

فضیلتوں کو اور بھی بڑھا دیا' آپ سے بہت کچھ قابل تعلیم باتیں مروی ہیں مثلاً ان میں سے ایک وہ ہے جس کو آپ نے اس وقت فرمایا تھا۔ جبکہ آپ کے لڑکے نے انتقال فرمایا۔

"آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں' قلب پر درد ہے' ہم ایسی باتیں نہیں کہتے جو اللہ تعالیٰ کو غضبناک کر دیں"۔

جب آپ کے مولی زید بن حارثہ غزوۂ موتہ میں شہید ہو گئے تو بوقت فرمایا: "زید نے اللہ کے راستے میں جہاد کا حق ادا کر دیا اور آج اللہ سے مل گیا' آج اس پر کوئی حرج نہیں"۔ لیکن اس کے بعد ہی حضرت زید کی بیٹی نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ اس کے والد کے بدن پر رو رہے تھے' لڑکی نے دیکھا کہ ایک سن رسیدہ انسان جس کے سر میں بوڑھاپے کے آثار پھیلے ہوئے ہیں اس کا دل آنسو بن کر بہہ رہا ہے اس وقت زید کی بیٹی نے کہا "یہ میں کیا دیکھ رہی ہوں؟" آپ نے فرمایا' "ایک دوست اپنے ایک دوست کے لئے رو رہا ہے"۔

اس قسم کے اقوال و افعال ہم کو بتاتے ہیں کہ محمد صلعم میں انسانیت کی زبردست رحمت و شفقت تھی' اور وہ ہم لوگوں کے مہربان اور شفیق بھائی تھے۔

ریاکاری اور تصنع سے آنحضرت صلعم کی برارت

میں تو آنحضرت صلعم کو اسی لئے محبوب رکھتا ہوں کہ آپ کی طبیعت تصنع

www.taemeernews.com

اور ریاکاری سے بالکل پاک وصاف اور بری تھی، یہ پیغمبر صحرا ایک مستقل رائے والا انسان تھا، آپ صرف اپنے نفس پر اعتماد رکھتے تھے، اور ایسی چیز کا دعویٰ نہیں کرتے تھے جو آپ میں موجود نہ ہوتی متکبر نہیں تھے، لیکن ساتھ ہی ذلیل اور ادنیٰ انسان بھی نہیں تھے، اپنے پیوند لگے ہوئے کپڑے میں نہایت ہی آزادانہ طور پر روم کے قیصر اور عجم کے کسریٰ کو مخاطب فرماتے اور ان کو ایسی باتیں بتاتے جو ان کے لیے اس زندگی اور اخروی زندگی میں نہایت ضروری تھیں، آپ اپنے نفس کی قدر پہچانتے تھے، اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ سخت لڑائیاں جو آپ کے اور عربوں کے درمیان ہوئیں کچھ سختی سے خالی نہ تھیں، تاہم وہ رحمت کرم، اور بخشش کے دلائل سے بھی خالی نہ تھیں، آپ نہ تو پہلی صورت پر کوئی عذر پیش کرتے اور نہ دوسری صورت پر فخر کرتے، کیونکہ آپ ان چیزوں کو اپنے وجدان کی وحی اور اپنے شعور کے اوامر میں سے تسلیم کرتے تھے، آپ کا وجدان آپ کے نزدیک کچھ متہم اور آپ کا شعور آپ کے نزدیک کچھ مظنون نہیں تھا بلکہ ان پر کامل یقین رکھتے تھے۔

آنحضرت صلعم لغو اور بیکار کام کرنیوالے نہیں تھے

آپ پختہ ارادے والے انسان تھے، آج کا کام کل پر نہیں ڈالتے تھے اکثر یوم تبوک کو یاد فرمایا کرتے کیونکہ کچھ صحابہ نے میدان جنگ کی

www.taemeernews.com

طرف روانگی سے انکار کر دیا تھا اور یہ حجت پیش کی تھی کہ اب فصلوں کی کٹائی اور سخت گرمی کا وقت ہے، آپ نے فرمایا غلوں اور فصلوں کی کٹائی! جو ایک دن سے زیادہ نہیں ٹھہرتے، پھر آخرت کے لئے تم نے کیا سامان تیار کر رکھا ہے؟ تم کہتے ہو گرمی ہے، بلاشبہ گرمی ہے لیکن جہنم کی گرمی اس سے بھی زیادہ سخت ہے، بعض اوقات آپ کا کلام اپنے اندر تہکم اور استہزا کے انداز لئے ہوئے ہوتا تھا، چنانچہ کفار سے فرمایا کرتے تھے، تم اپنے اعمال کا بدلہ قیامت کے دن ضرور پاؤ گے، بدلہ تمہارے لئے وزن کیا جائیگا اور اس میں ذرہ برابر بھی کمی نہیں کی جائے گی۔

آپ کبھی کوئی بیکار کام نہیں کرتے تھے، آپ کے قول میں لہو ولعب کا شائبہ تک بھی معلوم نہیں ہوتا بلکہ آپ کے اقوال و اعمال ہمیشہ نقصان و فلاح اور فنا و بقا کے مسئلوں سے متعلق ہوا کرتے، اور یہ تمام امور صرف اپنے شدید اخلاص اور خالص کوشش کے تحت انجام فرمایا کرتے تھے۔

حقیقت کے ساتھ کھیلنا خطرناک جرم ہے

اقوال اور قضایائے منطقیہ کے ذریعے کھیلنا اور حقائق کو باطل اور عبث کرنا آنحضرت صلعم کی شان سے بہت ہی بعید تھا اور میری نزدیک تو یہ خطرناک جرم ہے، کیونکہ ایسا کرنا گویا قلب کو مردہ کر لینا، حقائق سے آنکھیں پھیر لینی اور اپنی زندگی کو جھوٹے مظاہر میں گذارنا ہے، ایسی لوگوں

www.taemeernews.com

کے متعلق ہر شخص کو یقین ہوتا ہے کہ ان کے تمام اقوال و افعال قطعاً کاذب ہیں بلکہ وہ خود مجسم جھوٹ ہیں، ایسے ذلیل انسانوں میں مروت اور شرافت کی عادت بالکل ہی دھندلی ہوتی ہے، اور وہ لوگ حیات و موت کے اسباب کے درمیان مضطرب اور حیران رہتے ہیں، انہی صفات والا انسان دراصل ایک جھوٹا انسان ہے، مجھے اس سے انکار نہیں کہ ایسے جھوٹے شخص کی زبان صیقل شدہ اور اس کے کلام مہذب ہوتے ہیں اور بعض زمانہ و مکان میں اپنے لئے کچھ حرمت و احترام بھی حاصل کرلیتا ہے اور اس کی نشست و برخواست اور میل جول سب ایک حد تک اچھے ہوتے ہیں لیکن ان تمام کے باوجود وہ جھوٹا شخص کاربونک ایسڈ کے مثل ہوتا ہے جو باوجود لطافت کے زہر قاتل اور موت قطعی ہے۔

اسلام میں مساوات

اسلام میں ایک ایسی صفت ہے جس کو میں تمام اوصاف سے زیادہ شریف اور زیادہ بزرگ سمجھتا ہوں اور وہ انسانی مساوات ہے، یہ صفت انتہائی سچی نظر اور بیحد صواب رائے پر دلالت کرتی ہے، ایک مومن کا نفس زمین کی تمام دولتوں سے بھی راجح ہے اور اسلام میں تمام مسلمان مساوی ہیں

اسلام میں زکوٰۃ

اسلام زکوٰۃ کو نہ صرف سنت محبوبہ بلکہ ہر مسلم پر فرض قطعی قرار دیتے ہوئے

www.taemeernews.com

اس کو اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن سمجھتا ہے پھر انسانی ثروت کے اعتبار سے اس کی مقدار متعین کرتا ہے چنانچہ اسلام کے نزدیک اس کا تعین ثروت کا چالیسواں حصہ ہے، جو فقیروں مسکینوں اور محتاجوں کو دیا جاتا ہے واللہ یہ تمام اصول کس قدر عمدہ اور اعلیٰ ہیں یہ سب انسانیت کی آواز ہیں یعنی انسانی رحمت، اخوت اور مساوات کی آواز جو اس مرد کامل پیغمبر صحرا کے دل سے نکلی ہے۔

قرآن کی نظر میں جنت و جہنم

بعضوں نے قرآنی جنت و نار پر مادی و حسی غلبے کو بری نظر سے دیکھا ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ یہ عیب شارحین و مفسرین کی طرف عائد ہوتا ہے، نہ کہ قرآن کی طرف کیونکہ قرآن نے تو جنت و جہنم کی طرف حسیات و مادیات کی اسناد بہت ہی کم کی ہے اور جہاں بھی اس قسم کا تذکرہ قرآن میں ہے تو وہ دراصل تلمیحات و اشارات ہیں مفسرین ہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے ہر ایک لذت حسی اور شہوت مادی کو جنت کے ساتھ اور ہر ایک بدنی و جسمانی آلام و تکلیفات کو جہنم کے ساتھ ملا کر چھوڑ دیا، قرآن نے روحانیات ہی کو جنت کی سب سے بڑی لذت قرار دیا ہے چنانچہ قرآن کا ارشاد ہے

وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا	جنت کے خازن کہیں گے کہ تم لوگوں پر سلامتی ہو، تم لوگ خوش رہو، اور اس میں ہمیشہ کے لئے

www.taemeernews.com

خٰلِدِیْنَ ۔	داخل ہو جاؤ۔

انسانی آرزوؤں کی انتہا اور تمام لذتوں میں سب سے بڑی لذت ہر ایک عاقل کی نظر میں یہی سلامتی اور امن ہیں، دنیاوی زندگی میں ان کا حصول قطعاً ناممکن ہے، دوسری جگہ ارشاد ہے۔

وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ۔	ان کے سینوں کے تمام بغض و حسد کو ہم کھینچ لیں گے اور وہ باہم بھائی بھائی ہو کر متقابل کرسیوں پر بیٹھیں گے۔

بغض و حسد سے زیادہ ذلیل خباثت اور کیا ہے؟ تمام تکلیفات مصائب آلام اور آفات کا مصدر یہی دونوں ہیں، اور باہمی الفت و صفائی قلب سے زیادہ خوشگوار اور کیا چیز ہو سکتی ہے؟۔

اسلام میں روزہ

ماہ رمضان اس بات کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ اسلام ہر قسم کی لذتوں اور شہوتوں سے بری اور پاک وصاف ہے، کیونکہ ماہ رمضان میں انسان ہر قسم کی شہوتوں سے قطعاً رک جاتا ہے، نفس کو اس کے تمام شہوانی مطالب اور مقاصد سے محروم کر دیا جاتا ہے، عقل و حزم کی یہی تو انتہا ہے، کیونکہ لذتوں کا حصول فی نفسہ کوئی بری بات نہیں بلکہ بری بات یہ ہے کہ جا بر شہوت کے سامنے انسانی نفس صد درجہ ذلیل خوار ہو جائے

www.taemeernews.com

اور خواہشات ورغبات کا بالکل خادم اور غلام ہو جائے، سب سے بہترین فضیلت اور شریف عادت یہ ہے کہ انسان کو اپنے نفس پر غلبہ حاصل ہو اور لذات کو نفس کے لئے زنجیر اور قید نہ بنا دے تاکہ نفس منع کرنے کے باوجود سرکشی نہ کرسکے، بلکہ لذات نفس کے لئے صرف زیور اور زخارف ہوں انسان جب چاہے ان لذتوں کو اپنے نفس سے روک دے، یہی رمضان کا حال ہے، خواہ وہ آنحضرت صلعم کا خود ساختہ قانون ہو یا فطرت کی وحی ہو یا الہام الہٰی، بہر حال قسم خدا کی روزہ کا قانون بھی بہترین قانون ہے۔

جنت ونار حقیقت ابدیہ کے رمز ہیں

حقیقت یہ ہے کہ جنت وجہنم دراصل حقیقت ابدیہ کے رمز ہیں، اسکا کبھی بھی ایسا بہترین اور اعلیٰ تذکرہ نہیں کیا گیا جیسا کہ قرآن شریف میں کیا گیا ہے، جنت، اور اس کی لذتیں، جہنم اور اس کے عذاب اور اس قیامت کے متعلق تم کیا خیال کرتے ہو جس کی بابت قرآن مجید یہ کہتا ہے۔

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ	اس روز تم دیکھو گے کہ ہر دودھ پلانے والی اسکو
عَمَّآ اَرْ ضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ	بھول جائیگی جسکو وہ دودھ پلاتی تھی اور ہر حمل والی
حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ	عورت اپنے حمل وضع کر دیگی اور تم لوگوں کو نشہ کی

www.taemeernews.com

سُکَارٰی وَمَا ھُمْ بِسُکَارٰی ۔ | عالت میں بکھوگے حالانکہ وہ نشہ میں نہ ہونگے ۔
یہ تمام باتیں کیا ہیں؟ یہ تمام باتیں دراصل حقیقت روحانیہ کبریٰ کا جو تمام حقائق کی اصل ہے ایک ظل اور سایہ ہیں جو اس نبی شاعر کے خیال میں متمثل ہوا، یہ بھی اس زندگی کو ایک امر مجسم دیکھتے تھے، اور ان کے نزدیک ہر عمل انسانی خواہ حقیر ہی کیوں نہ ہو بہت زیادہ اہمیت رکھتا تھا، اس لحاظ سے انسان کا جو عمل برا ہے اس کا نتیجہ ابدیہ بھی برا اور جو عمل صالح ہے اس کا ثمرۂ سرمدیہ بھی صالح ہوگا، اور انسان اپنے نیک اعمال کی وجہ سے اعلیٰ علیین تک اور برے اعمال کے باعث اسفل سافلین تک پہنچ سکتا ہے یہ تمام حقائق اس صحرائی انسان کی منور روح میں منتقل تھے گویا کہ یہ حقائق آتشی حرفوں سے ان کی صاف روح میں منقش کردیے گئے تھے، آپ نے ان تمام حقیقتوں کو انتہائی اخلاص کے ساتھ لوگوں کے سامنے بیان فرمایا اور ان کے ذہنوں میں مصور کرنا چاہا، چنانچہ اس حقیقت کبریٰ کو تمھارے سامنے جنت وجہنم کی صورت میں مصور کیا، یہ حقیقت جو لباس بھی پہن لے اور جس قالب میں بھی ڈھالی جائے، ہمیشہ تمام حقائق میں سب سے بہتر اور اعلیٰ حقیقت ہی رہیگی اور ہر اسلوب اور ہر صورت میں بھی مقدس رہے گی۔

مسلمانوں کے قلوب میں اسلام کا درجہ

میرے خیال میں دین اسلام، نصرانیت کی ایک قسم ہے، اور اس میں

www.taemeernews.com

مبصرین کے لئے روحانیت کے شریف اور اعلیٰ معانی موجود ہیں۔ لہذا دوستو! اسلام کا درجہ پہچانو اور اس کے حق میں کچھ کمی نہ کرو۔ آج اس پر بارہ سو سال کی طویل مدت گذر چکی، اور وہ اب تک عالم کے پانچویں حصہ کے لئے دین قویم اور صراط مستقیم ہے، مزید برآں وہ ایک ایسا دین ہے کہ جس پر لوگ دل کی گہرائیوں سے ایمان لاتے ہیں، میں تو نہیں سمجھتا کہ نصاریٰ کی کسی جماعت نے اپنے مذہب کو اسی مضبوطی کے ساتھ پکڑا ہو، جیسا کہ مسلمانوں نے اسلام کو پکڑا کیونکہ مسلمان اس پر کامل یقین رکھتے ہیں اور ہمیشہ اسی کے مطابق اپنی زندگی بسر کرتے ہیں حتیٰ کہ ایک چوکیدار رات کے وقت قاہرہ کی سڑکوں پر کسی جانے والے کو پکارتا ہے۔ "کون جا رہا ہے؟" تو وہ گذرنے والا جواب دیتا ہے "لا الٰہ الا اللّٰہ" توحید، تکبیر اور تہلیل کے کلمے رات دن ان کروڑوں انسانوں کی روحوں میں گونجتے رہتے ہیں، اور بڑے بڑے اللہ والے فقہاء اور صوفیاء، بت پرست ہندی، چینی، اور ملائی قبائل میں سفر کر کے ان کی گمراہیوں کو دور کرتے اور ان کی جگہ قواعد اسلامی کی تعلیم دیتے ہیں، فی الواقع مسلمانوں کا یہ بہت ہی بہترین کام ہے۔

عربوں پر اسلام کا اثر اور اس کی فضیلت

اللہ تعالیٰ عربوں کو اسلام کے ذریعے تاریکی سے نور میں لایا، اور اس

www.taemeernews.com

متفرق قوم سے ایک زبردست متحدہ امت پیدا کیا پہلے یہی لوگ چند
خانہ بدوش بدوی تھے، بالکل محتاج، فقیر، میدانوں اور صحراؤں کو قطع
کرتے رہتے تھے، ابتداء عالم سے نہ توان کی آواز سنی گئی اور نہ ان میں کوئی ۱
حرکت محسوس کی گئی، تب اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کاملہ کے تحت ان کے لئے ۱
ایک نبی ارسال فرمایا، پھر کیا دیکھتے ہیں کہ اس نبی کی آمد کے تھوڑے ہی دنوں
بعد عربوں کی وہ گمنامی شہرت سے، ذلت شرافت سے، پستی بلندی سے،
کمزوری قوت سے، چنگاری شعلہ سے بدل گئی، اطراف عالم میں اس کا نور
پھیل گیا اور تمام اطراف واکناف کو اس کی تیز روشنی نے منور کر دیا، اس
کی شعاعوں نے شمال کو جنوب کے ساتھ اور مشرق کو مغرب کے ساتھ باندھ
دیا۔ اس حادثہ عظیم کے ایک صدی بعد ہی یہ حالت ہوگئی کہ عربی دولت
کا ایک شخص ہندوستان میں تو دوسرا شخص اندلس میں موجود تھا، دنیا کی
نصف آبادی پر اسلامی دولت، فضل، شرافت، مروت، دلیری، بہادری
اور حق وہدایت کے نور سے مدتوں اور قرنوں چمکتی رہی، ایمان بھی
فی الواقع ایک بہت بڑی نعمت اور چیز ہے، مبعث حیات اور منبع قوت ۱
یہی ایمان ہے، جس قوم کا مذہب یقین اور منہاج ایمان ہو، وہ قوم ۱
ہمیشہ ہمیشہ فضائل کے درجوں میں ترقی اور شرافت کی بلند چوٹیوں پر
چڑھتی ہوئی نظر آئیگی، تم عربوں اور محمد صلعم اور ان کے زمانے پر غائر نظر ڈالو،

www.taemeernews.com

دیکھو گے کہ گویا آسمان سے ایک چنگاری اس ریت پر گری جس میں نہ کوئی فضیلت دیکھی گئی تھی اور نہ کسی بھلائی کی امید تھی، لیکن دفعتہً یہی ریت بہت جلد بھک سے اڑنے والا بارود بن گئی، اب وہ مردہ ریت نہ رہی بلکہ ایک دہکتا ہوا انگارہ اور شعلہ خیز آگ بن گئی جس کے شعلے غرناطہ سے دہلی تک پھیلے ہوئے تھے۔

میں نے اکثر کہا ہے کہ ایک مرد عظیم شہاب آسمانی اور تمام لوگ اس کے انتظار میں سوکھی لکڑی کی طرح ہوتے ہیں، بس شہاب کے گرتے ہی، تمام منتظرین سلگ جاتے اور دہکتا ہوا انگارہ بن جاتے ہیں، یہی حال اسلام اور مسلمانوں کا ہوا۔

تمت

www.taemeernews.com

مطبوعہ

مدینہ پریس بجنور

www.taemeernews.com

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

www.taemeernews.com

www.taemeernews.com

شانِ خدا

مؤلفہ

مولانا عبید الرحمٰن صاحب عاقل رحمانی

(مترجم تفسیر جواہر)

جس میں وجود خالق کے تمام حالات پر جدید علم کلام اور سائنس کی روشنی میں نہایت ہی اہم اور دلچسپ بحث کی گئی ہے، خدا کی ہستی کو نہایت مستحکم اور قطعی دلیلوں سے ثابت کیا گیا ہے، نیز دہریوں کے شبہات کے دنداں شکن جوابات دیئے گئے ہیں۔

کتابت۔ طباعت۔ کاغذ اعلیٰ۔ سرورق دیدہ زیب۔

قیمت صرف ایک روپیہ

ملنے کا پتہ

کتابستان۔ پوسٹ بکس نمبر ۲۱۶۴ بمبئی نمبر ۳

www.taemeernews.com